عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۳۳

کیا سقوط اسمبلی

سقوط بلوچستان کا پیش خیمہ تو نہیں ؟

خفیہ پہلو کی نشاندہی

کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کون اِس سے کیا مراد لیتا ہے ؟

اعجاز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فضائل علم اور علماء

غلام احمق

دلچسپ نظم

پاکستان میں کیا کیا ہو گا ؟

مستقبل کے بارے میں بھارتی عالم دین کا طنزیہ مضمون

خالص اور سفید

صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر — ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی ، نقشبندی ، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی — افتخار الاطباء

○ غربار کے لئے علاج مفت ○ طلبار و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں. پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکمار امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں. الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر ، زعفران ، کستوری ، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں.

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما ، ۸ تا ۲ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء — موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نمازِ عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت ، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی ، فون ۵۵۱۶۷۵

ہفت روزہ

ختم نبوت

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۱۲ تا ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۰ تا ۲۶ جنوری ۱۹۸۹ء | شمارہ ۳۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

—— فون : ۷۱۱۶۷۱ ——

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۷۵ روپے

سہ ماہی -/۴۰ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری ــــ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر ــــ دین محمد فریدی

جھنگ ــــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی

پشاور ــــ مولانا نور الحق نور

لاہور ــــ مولانا کریم بخش

مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد

لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد

ملتان ــــ عطاء الرحمان

سرگودھا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ــــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ــــ

امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ــــ حافظ سعید احمد

دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ــــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ــــ عامر رشید

ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی • سوئٹزرلینڈ ــــ آفتاب احمد

لائبیریا ــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ــــ محمد اخلاص احمد • برما ــــ محمود یوسف

باربڈوس ــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ــــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان •

کیا سقوط اسمبلی سقوط بلوچستان کا پیش خیمہ تو نہیں؟

بلوچستان اسمبلی کو ٹوٹے کافی دن گذر چکے ہیں ابھی تک بحالی کے بارے میں بظاہر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ معاملہ جہاں تھا وہیں ہے۔ اگرچہ یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسمبلی ٹوٹنے کے بعد سے لے کر اب تک اس پر اظہار خیال نہیں کیا۔ لیکن اس مسئلہ کا ایک پہلو ایسا بھی ہے جس کا تعلق ملکی استحکام اور سالمیت سے ہے۔ جس کی نشاندہی کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ کیونکہ یہ ملک کسی ایک جماعت یا پارٹی کا نہیں عوام کا ہے۔ اور اسے یہاں کے عوام نے جانی اور مالی قربانیاں دے کر اسلام اور صرف اسلام کے لئے حاصل کیا تھا۔ اگر خدانخواستہ کچھ شرپسند عناصر کی سازش سے اس ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچتا ہے تو یہ نقصان پاکستان اور اسلام دونوں کا نقصان ہے جسے کسی صورت بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

وہ مسئلہ جس کی نشاندہی ہم کرنا چاہتے ہیں وہ قادیانیوں کی صوبہ بلوچستان سے خصوصی دلچسپی ہے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے صوبہ بلوچستان کا دورہ کیا تھا۔ اس دورے میں جب اس نے دیکھا کہ صوبہ بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے وسیع وعریض اور آبادی کے لحاظ سے قلیل ہے تو اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ واپسی پر اس نے بیان دیا "بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس اس جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو کہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔" (مرزا محمود احمد کا بیان۔ الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

مرزا محمود نے صرف بیان پر اکتفا نہ کیا بلکہ:۔

(۱)۔۔۔ بلوچستان کا باقاعدہ سروے کرایا گیا۔

(۲)۔۔۔ مبلغین اور عہدیداران کی ٹیم حالات کا جائزہ لینے کے لئے بلوچستان میں پھرتی رہی۔

(۳)۔۔۔ بلوچستان سیٹلمنٹ آفس سے ملی بھگت کر کے بڑی بڑی متروکہ جائیدادیں حاصل کی گئیں۔

(۴)۔۔۔ باقاعدہ تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا گیا اور نوجوان لڑکیوں کو استعمال کیا گیا۔

لیکن اس کے باوجود قادیانی ٹیموں اور قادیانی مبلغین کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑی آخر مقامی قادیانی جماعت نے رپورٹ دی کہ یہاں بلوچ اور پٹھان انتہائی غیور مسلمان ہیں اور اتنے سخت ہیں کہ وہ کسی صورت میں احمدی (یعنی قادیانی) بننا قبول نہیں کریں گے جبکہ وہ اکثریت میں ہیں اور ہم اقلیت میں۔ بتائیے ہم کیسے بلوچستان کو احمدی (یعنی قادیانی) سٹیٹ بنا سکتے ہیں جس پر مرزا محمود نے کہا کہ یہ اسی طرح ہوگا جس طرح ایسٹ انڈیا کمپنی کے چند انگریز سوداگروں نے کروڑوں کے ملک پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔

مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ مرزا محمود کی صوبہ بلوچستان میں خصوصی دلچسپی کے پیش نظر خود بھی خصوصی دلچسپی لیتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اس نے بلوچستان کا دورہ کیا اور نواب آف قلات میر احمد یار خان مرحوم سے ملاقات کے دوران قادیانیت کی تبلیغ کی اور مرزا دجال کو "نبی" ثابت کرنے کی کوشش کی جس پر نواب مرحوم نے جواب دیا "ظفر اللہ! سن لو! حضور نبی کریمؐ آخری نبی ہیں ان کے بعد نبوت ختم ہے۔ جو دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہوگا۔"

نواب صاحب نے مزید فرمایا:۔

"مسٹر ظفر اللہ! اگر حضورؐ دوبارہ تشریف لا کر (جو ناممکن ہے) کہہ دیں کہ مرزا کو نبی مان لو تو میں مرزا قادیانی جیسے (بدکردار، جھوٹے، مکار، بے ایمان) شخص کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گا۔"

(خان آف قلات مرحوم کے یہ خوب صورت جملے حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سرباز ئی نے اپنی ایک فارسی کی کتاب میں نظم میں لکھے ہیں)

نواب آف قلات سے قادیانی مایوس ہوگئے۔ تو انہوں نے نوجوان خوبصورت لڑکیوں کا جال بچھایا۔ اور خود مرزا محمود نے اپنا ڈیرہ کوئٹہ میں لگا دیا۔ نوجوان لڑکیوں کی وجہ سے کچھ نوجوانوں پر اثر ہونا شروع ہوا۔ تو وہاں کے بہت بڑے عالم دین مولانا عبدالوہاب لہڑی نے قادیانیوں کے خلاف اعلانِ جہاد کر دیا۔ جس پر ایک ہزار علماء نے دستخط کئے۔

ایک مرتبہ ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ تھا۔ جلسہ میں ایک قادیانی میجر ڈاکٹر محمود اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آ گیا جلسہ میں میجر مذکور طنزیہ انداز میں مسکراتا رہا اہل جلسہ کو علم ہو گیا کہ یہ شخص قادیانی ہے مسلمانوں نے پر جوش نعرہ تکبیر بلند کیا اور اسے مارنے کے لئے لپکے وہ بھاگ کر ایک ریلوے کوارٹر میں گھس گیا۔ ایک نوجوان نے اسے وہیں جہنم رسید کر دیا۔ پولیس نے مولانا عرض محمد، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور، مولانا عبدالغفور، اور مولانا محمد ابراہیم کو گرفتار کیا لیکن پولیس نے تین ماہ بعد کیس داخل دفتر کر کے ان علماء کو رہا کر دیا۔ قبائلی شورش کے خطرے کے پیش نظر پولیس امیر جہاد مولانا عبدالوہاب پر ہاتھ نہ ڈال سکی۔

۱۹۷۲ء میں قادیانیوں نے جب دیکھا کہ بلوچستان میں ایک عالم دین مولانا سید شمس الدین صاحب صوبہ کے اہم عہدے پر پہنچ گئے اور کچھ دیندار مسلمان اسمبلی کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں تو قادیانیوں نے تحریف شدہ قرآن مجید کے نسخے بلوچستان خصوصاً ژوب کے علاقے میں تقسیم کرنا شروع کر دیئے جس کا مقصد اشتعال اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنا تھا۔ قادیانی اس چال میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ژوب جو قادیانیوں کا اصل نشانہ تھا، وہاں قادیانیوں کا داخلہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ اس اثناء میں بلوچستان اسمبلی توڑ دی گئی۔ اور مولانا سید شمس الدین جو تحریک ختم نبوت کے قائد تھے۔ انہیں شہید کر دیا گیا۔ تاہم اتنا کچھ ہونے کے باوجود قادیانیوں کا بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا خواب پورا نہ ہو سکا۔

مولانا سید شمس الدین کی شہادت کے بعد بلوچستان کے عوام خاموش نہیں بیٹھے۔ وہاں کلمہ طیبہ محفوظ کرنے کی تحریک جاری رہی۔ تحریک کے نتیجہ میں ان کا مرزا ئی وسیل ہوا جواب تک سیل ہے۔ ۱۶ اور ۱۹ نومبر کو عام انتخابات ہوئے۔ نتیجۃً صوبے میں علماء کرام کی ایک کثیر تعداد منتخب ہو کر قومی اور صوبائی اسمبلی میں پہنچ گئی جو علماء دشمن اور خاص طور پر قادیانیوں کو سخت ناگوار گذری۔ مرکز میں ممبران کی اکثریت پیپلز پارٹی کے ساتھ۔ پنجاب میں نواز شریف کے ساتھ اور بلوچستان میں مولانا محمد خان شیرانی کے ساتھ تھی۔ اول الذکر دونوں مقامات پر اکثریتی پارٹی کو اقتدار سونپا گیا۔ جبکہ بلوچستان میں سازش کے تحت "علماء دشمن" میر ظفر اللہ جمالی کو اقتدار سنبھالنے کی دعوت دی گئی اور اکثریتی پارٹی کو نظر انداز کر دیا گیا

میر ظفر اللہ جمالی کے بارے میں ہم یہ تو نہیں کہتے کہ وہ قادیانی ہیں لیکن قادیانیوں سے ان کے خاندانی مراسم اور تعلقات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانیوں کا لاہور سے ایک سیاسی ہفت روزہ شائع ہوتا ہے جس کا ایڈیٹر قادیانی جماعت کا سیاسی ترجمان "ثاقب زیروی" ہے اس شخص کے میر ظفر اللہ جمالی خاندان سے گہرے مراسم اور تعلقات ہیں جس کا ثبوت ہفت روزہ "لاہور" کی فائلوں سے مل سکتا ہے۔ اس رسالے میں ہر موقعہ پر یا ہر عہدہ سنبھالنے پر میر ظفر اللہ جمالی کو ٹائیٹل کی زینت بنایا جاتا ہے۔ اور جمالی خاندان کے بڑوں کی برسی کے موقع پر خصوصی مقالے اور مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔

سوچنے کا مقام ہے کہ بلوچستان میں ہزاروں معزز بلوچ اور پٹھان خاندان ہیں لیکن کسی خاندان کی تعریف و توصیف میں خصوصی مضامین اور مقالے شائع نہیں کئے جاتے اور نہ ہی کسی کی خصوصی اہمیت کے ساتھ تصویریں چھپتی ہیں۔ جس کا مطلب یہی لیا جا سکتا ہے کہ میر ظفر اللہ جمالی کے قادیانیوں کے ساتھ سیاسی روابط ہیں ہمارے خیال میں اگر میر ظفر اللہ جمالی صوبہ کے وزیر اعلیٰ رہتے تو قادیانی اس مقصد میں تو ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہو سکتے کہ بلوچستان جیسے صوبہ کو وہ قادیانی صوبہ بنا لیتے تاہم انہیں بہت زیادہ مراعات اور آزادی حاصل ہو جاتی۔

رہا یہ سوال کہ بلوچستان اسمبلی ٹوٹنے سے قادیانیوں کا کیا فائدہ تھا۔ اور انہیں اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے؟

ہم اس سلسلے میں یہی عرض کریں گے۔ کہ قادیانی بظاہر اس قسم کے واقعات سے ہمیشہ لاتعلق ہو جایا کرتے ہیں تخریب کاری کے واقعات بموں کے دھماکے، اوجڑی کیمپ کا سانحہ، صدر ضیاء الحق مرحوم کے ہوائی جہاز کا حادثہ، کراچی کے ہنگامے۔ ان واقعات میں ملوث ہونے سے یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ ہم تو پاکستان کے بے ضرر اور پرامن شہری ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات کا مقصد ملک میں انتشار اور بد امنی کی فضا پیدا کرنا ہوا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے الہامی عقیدے، "اکھنڈ بھارت" کی پایۂ تکمیل

باقی صفحہ ۳۱ پر

بامراد شخص

از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ

وہ ہے ترجمہ۔ بیشک بامراد ہو گیا وہ شخص جو (برائیوں سے) پاک ہوا اور اپنے رب کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا (مگر تم لوگ قرآن پاک کی نصیحتوں پر عمل نہیں کرتے) بلکہ تم تو دنیوی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے کہیں زیادہ) بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے یہی مضمون اگلے صحیفوں میں ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام) کے صحیفوں میں۔

فائدہ۔ ان صحیفوں کے مضامین بہت سے آثار اور روایات میں ذکر کئے گئے ہیں ایک حدیث میں ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کل کتابیں کتنی نازل ہوئیں حضور ﷺ نے فرمایا سو صحیفے اور چار کتابیں ان میں سے حضرت شیث علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل ہوئے اور حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس اور حضرت ابراہیم پر دس اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (تورات سے پہلے دس) اور تورات، انجیل، زبور (حضرت داؤد پر) اور قرآن (سید المرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) نازل ہوئیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا سب امثال (تنبیہات) تھیں (ایک مضمون اس کا یہ ہے) اور غلبہ کر کے حکومت لینے والے بادشاہ اور مغرور میں نے تجھے اس لئے نہیں اٹھایا تھا کہ تو دنیا کو جمع کرتا رہے۔ میں نے تجھے اس لئے اٹھایا تھا کہ تو مظلوم کی آواز کو مجھ تک نہ آنے دے (اس کی داد رسی کر دے) اس لئے کہ میں اس کی پکار کو رد نہیں کروں گا چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ عقل والے کے لئے ضروری ہے کہ اگر اس کی عقل مغلوب نہیں ہوئی تو اپنے اوقات کو تین حصوں پر تقسیم کر دے۔ ایک حصہ میں اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز (اس کی عبادت) کرے ایک حصہ اپنے اوپر محاسبہ میں خرچ کرے کہ میں نے کیا کیا (کتنے اوقات نیکیاں کمانے میں خرچ کئے۔ کتنے برائیاں اور گناہ کمانے میں۔ اور ان اوقات میں کیا کیا نیک کام کئے اور کیا کیا برے کام کئے۔ نیکیاں کس درجہ کی کمائیں اور گناہ کس درجہ کے کئے اور کتنے اوقات محض بیکار ضائع کر دیئے) اور ایک حصہ اپنی جائز ضروریات (کھانے کمانے) میں خرچ کرے تاکہ یہ حصہ اوقات کا پہلے دو حصوں کے لئے مددگار رہے اور دل جمعی کا، اور پہلے دونوں کاموں کے لئے وقت کے فارغ رہنے کا سبب بنے اور عاقل کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اوقات کا محافظ ہو۔ اپنے مشاغل میں متوجہ رہے، اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ جو شخص اپنی بات کی نگہبانی کرے گا، بیکار باتوں میں گفتگو کم کرے گا اور عاقل کے ذمہ ضروری ہے کہ تین باتوں کا طالب رہے۔ ایک اپنی گذر اوقات یعنی معاش کی اصلاح کا، دوسری آخرت کا توشہ تیسری جائز راحتیں (کھانا پینا سونا وغیرہ) ان تین کے علاوہ جس میں بھی وقت ضائع کیا جائے محض بیکار اور لغو ہے جب آدمی کوئی بات یا کام شروع کرے تو یہ سوچ لے کہ ان تین میں سے کون سے میں داخل ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا ارشاد فرمایا کہ سب کی سب عبرت کی باتیں تھیں (منجملہ ان کے یہ بھی تھا) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو موت کا یقین ہو پھر وہ کسی بات پر کس طرح خوش ہوتا ہے (کہ موت ہر وقت سر پر سوار ہے نہ معلوم کس وقت آ جائے) مجھے تعجب ہے اس شخص پر جس کو موت کا یقین ہے پھر اس کو کسی بات پر ہنسی آئے مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو دنیا کو اور اس کے انقلابات کو دیکھے (کہ آج ایک شخص لاکھ پتی ہے اور کل کو فقیر ٹکڑے ٹکڑے کا محتاج ہے۔ آج ایک شخص جیل خانہ میں ہے اور کل کو حاکم بن رہا ہے) پھر اس کو کسی بات پر اطمینان کرے اور (تعجب ہے) اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہو پھر وہ کسی بات پر رنج کرے اور (تعجب ہے) اس شخص پر جس کو (قیامت کے دن) حساب کا یقین ہے پھر وہ عمل نہ کرے (کہ اس دن ہر قسم کا جانی مالی مطالبہ نیک اعمال ہی سے پورا کیا جائے گا۔ اور اپنے پاس عمل نہ ہوں گے تو دوسرے کے گناہ حساب پورا کرنے کو لینے پڑیں گے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر بھی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ؑ کے صحیفوں میں سے کچھ نازل ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے سورۃ نجم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف میں فرمایا اور وہ ابراہیم جنہوں نے پورا پورا ادا کر دیا یعنی اسلام کے سارے سہاموں کو پورا کر دیا۔ اسلام کے کل تیس سہام ہیں جن میں سے دس تو سورہ براءۃ میں اور چھ قد افلح المومنون میں، اور چار سأل سائل میں والذین یصدقون بیوم الدین یہ سب تیس ہوئے جو ان میں سے کسی چیز کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں جائے گا وہ اسلام کے ایک سہام کے ساتھ جائے گا۔ (درمنثور)

(دنیوی سامان پر) تفاخر نے تم کو (آخرت سے) غافل کر رکھا ہے حتیٰ کہ تم (مر کر) قبرستان میں پہنچ جاتے ہو ہرگز (یہ چیزیں قابل فخر اور توجہ) نہیں ہیں تم کو بہت جلد

باقی صفحہ ۳۰ پر

فضائل علم و اہل علم

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

مرتبہ: عبدالغفور متعلم دارالعلوم عربیہ ...

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے۔ (اللہ کی رحمت سے دور ہے۔) مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب علم

(ف): اس کے قریب ہونے سے مراد ذکر کے قریب ہونا بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں وہ چیز مراد ہوں گی جو اللہ کے ذکر میں معین و مددگار ہوں۔ جن میں کھانا پینا بھی بقدر ضرورت داخل ہے اور زندگی کے اسباب ضروریہ بھی اس میں داخل ہیں اور اس صورت میں اللہ کا ذکر ہر چیز کو جو عبادت کی قبیل سے ہو شامل ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے اس سے قریب ہونے سے اللہ کا قرب مراد ہو اس صورت میں ساری عبادتیں اس میں داخل ہوں گی اور اللہ کے ذکر سے مخصوص ذکر مراد ہوگا۔ اور دونوں صورتوں میں علم ان دونوں میں خود داخل ہوگیا تھا۔ پہلی صورت میں اس وجہ سے کہ علم ان اللہ کے ذکر کے قریب لے جاتا ہے کہ

"بے علم نتواں خدارا شناخت"

بغیر علم اللہ کو پہچانا نہیں جا سکتا۔ اور دوسری صورت میں اس وجہ سے کہ علم سے بڑھ کر کون سی عبادت ہوگی۔ لیکن اس کے باوجود عالم اور طالب علم کو علیحدہ اہتمام کی وجہ سے فرمایا کہ علم بہت ہی بڑی دولت ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ علم کا حرف اللہ کے لیے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے اور اس کی طلب (یعنی تلاش کے لیے کہیں جانا) عبادت ہے اور اس کی یاد تسبیح ہے اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے اور اس کا پڑھنا صدقہ ہے اور اس کا اہل پر خرچ کرنا اللہ کے یہاں قربت ہے۔ اس لیے کہ علم جائز ناجائز پہچاننے کے لیے علامت ہے اور جنت کے راستوں کا نشان ہے، وحشت میں جی بہلانے والا ہے اور سفر کا ساتھی ہے (کہ کتاب کا دیکھنا دونوں کام دیتا ہے اسی طرح) تنہائی میں ایک محدث ہے، خوشی اور رنج میں رہبر ہے، دشمنوں پر ہتھیار ہے دوستوں کے لیے زینت ہے، حق تعالی شانہ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء) کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں۔ اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے، ان کی رائے کی طرف رجوع کیا جائے، فرشتے ان سے دوستی کرنے کی رغبت کرتے ہیں۔ اپنے پروں کو (حصول برکت کے لیے یا محبت کے طور پر) ان پر ملتے ہیں۔ اور ہر تر و خشک چیز دنیا کی ان کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے۔ حتی کہ سمندر کی مچھلیاں اور جنگل کے درندے اور چوپائے اور زہریلے جانور (سانپ وغیرہ) تک بھی مغفرت کرتے رہتے ہیں اور یہ سب اس لیے کہ علم دلوں کی روشنی ہے، آنکھوں کا نور ہے، علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے دنیا اور آخرت کے بلند مرتبوں کو حاصل کرلیتا ہے۔ اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے اس کا یاد کرنا نفلوں کے برابر ہے۔ اسی سے رشتے بھی جوڑے جاتے ہیں اور اسی سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔ سعید لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے۔ اور بدبخت اس سے محروم رہتے ہیں۔

اس حدیث پر مجموعی طور پر بعض نے کلام کیا ہے۔ لیکن جس قسم کے فضائل اس میں ذکر کیے گئے ہیں۔ ان کی تائید دوسری روایات سے بھی ہوتی ہے۔ نیز ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل حدیث کی کتابوں میں بکثرت آئے ہیں اس وجہ سے عالم اور طالب علم کو خاص طور سے حدیث بالا میں ذکر فرمایا۔

(فضائل ذکر ۴۸)

علم کس لیے حاصل کریں؟

طالب علم کے لیے سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ تصحیح نیت ہے۔ یعنی علم حاصل کرنے کا مقصود صرف اللہ کی رضا ہونی چاہیئے۔ ریا یا شہرت یا اس سے دنیا کمانا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر مدرسی کرے تو بھی پیسوں کی نیت سے نہ کرے بلکہ اشاعت علم کو اپنا مقصد سمجھنا چاہیئے اور جو تنخواہ مل جائے اس کو اللہ کا عطیہ سمجھنا چاہیئے۔

محدثین عظام نے لکھا ہے اغراض دنیا کی نیت سے علم حاصل کرنے سے بہت زیادہ احتراز کرنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص علم دین کو دنیا کی غرض سے حاصل کرنا چاہے اس کو جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔

حماد بن سلمہ کا مقولہ ہے کہ جو حدیث پاک کو غیر اللہ کے لیے پڑھے وہ اللہ کے ساتھ مکر کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ سے کثرت توفیق اور اصابت علی الصواب والسداد کی دعا کرتا رہے اور اخلاق حمیدہ اپنے پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کرتا رہے۔ اور اس کے بعد انتہائی انہماک سے طلب علم میں مشغول ہو کسی دوسرا

طرف ذرا بھی توجہ نہ کرے۔

یحییٰ ابن کثیر کا مقولہ ہے کہ بدن کی راحت سے تو علم حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ وہ شخص کامیاب نہیں جو علم کو کاہلی اور لاپرواہی سے حاصل کرے جو شخص نفس کی ذلت اور معاش کی تنگی کے ساتھ حاصل کرے گا، وہ کامیاب ہوگا۔ اور یہ تو مشہور ہے۔

"من طلب العلیٰ سہر اللیالی"

جو اونچا مرتبہ حاصل کرنا چاہے وہ راتوں کو بیدار رہے۔

(آپ بیتی ۴/۴۲-۴۳)

طلب علم سند کیلئے نہیں

حضرت حکیم الامت نے افاضات یومیہ میں لکھا ہے کہ ہم نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کو چھوڑ کر مولانا گنگوہی کی خدمت میں جانے کا ارادہ نہیں کیا۔ بلکہ بڑے مدرسہ کو چھوڑ کر چھوٹے مدرسہ سے پڑھا اور سند ان سے بھی نہیں لی بلکہ جب سند فراغ اور دستار بندی کا وقت ہوا تو ہم لوگ یعنی جن جن کی جلسہ میں دستار بندی ہونی تجویز تھی حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت ہم نے یہ سنا ہے کہ جلسہ میں ہماری دستار بندی کی جائے گی، اگر یہ حکم ہے تب تو انکار نہیں اور اگر ہمارے اختیار کو بھی اس میں کچھ دخل ہے تو ہم باادب عرض کرتے ہیں کہ اسے موقوف فرما دیا جائے اس لیے کہ ہمیں کچھ آتا جاتا تو ہے نہیں مدرسہ کی بدنامی ہوگی کہ ایسے نالائقوں کی دستار بندی کی گئی تو لیجئے ہم سند لے لیے تو کیا کہتے کہا تو یہ کہا اور ملتوی ہوئی دستار بندی کرا اپنی طرف سے روک دیا اور یہ نہیں کہ تکلیف سے بلکہ سچے دل سے۔ جب ہم لوگوں نے یہ کہا تو مولانا کو جوش آگیا اور فرمایا کہ کون کہتا ہے کہ لیاقت نہیں۔ اس کو تم جانو یا ہم جانیں ہم اساتذہ کے سامنے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور تم لوگوں کو بھی یہی سمجھنا چاہیے۔ ورنہ خدا کی قسم جہاں جاؤ گے تم ہی تم ہوگے۔ میدان خالی ہے۔ یہ فقرہ کہ میدان خالی ہے کئی بار فرمایا۔ اب ڈر کے مارے بولے نہیں کہ کہیں مولانا خفا نہ ہو جائیں۔ ہم لوگ مولانا سے ڈرتے بہت تھے۔ پھر مولانا نے یہ تماشا کیا کہ عین جلسہ میں فرمایا کہ ہم نے ان لوگوں کو قرآن اور حدیث، فقہ، فلسفہ، منطق وغیرہ اتنے فنون میں فارغ کر دیا اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ یہ ان فنون میں صاحب کمال ہوگئے ہیں۔ اگر کسی کو ان کے فضل و کمال میں شک ہے تو وہ جس فن میں چاہیں اس جلسہ میں ان کا امتحان لے لیں۔ تو صاحب! ہم تو دستار بندی ہی سے ڈر رہے تھے اور اس کے ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی یہاں مولانا نے علی الاعلان برسر جلسہ فرما دیا جو چاہے اس وقت ان کا امتحان لے لے۔ مگر صاحب ان حضرات کی ہیبت ایسی تھی کہ کسی صاحب کی مجال نہ تھی جو ہم سے سوال کرتا اور محض ہیبت ہی نہ بلکہ سب کو یقین تھا کہ جیسا مولانا فرماتے ہیں یہ ویسے ہی ہوں گے۔ کسی نے امتحان کی درحقیقت کوئی ضرورت ہی نہ سمجھی اور اس موقع پر بھی ہمیں کوئی سند نہ دی گئی۔ بس یہ دستار بندی ہی سند تھی اس کے بعد پڑھنے کا وقت آیا تو اول ہی روز میر زاہد امور عامہ کا سبق میرے ذمہ ہوا رو میر کو مطالعہ جو کیا تو کچھ سمجھ نہ آیا۔ دعا کی کہ اے اللہ یہاں استاد تو موجود نہیں اگر یہ مقام حل نہ ہوا تو پڑھاتے وقت بڑی ذلت ہوگی۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ کر جو مطالعہ کرنے بیٹھا ہوں تو بس کتاب پانی تھی۔ پھر خدا کے فضل سے ایسی طبیعت کھلی کہ اس زمانہ میں کانپور میں بڑے بڑے فضلا موجود تھے اور کئی مدرسے تھے اور بعض طلبا مشترک بھی تھے کسی کو یہ پتہ نہ چلا کہ اس کو کچھ آتا ہے کہ نہیں۔ ہاں یہ رکاوٹ تو کچھ دن رہی کہ طلباء کہتے تھے کہ بہت کم عمر ہے اس سے پڑھنے میں عار معلوم ہوتی ہے بس سات آٹھ طالب علموں کو لیکر بیٹھا رہتا۔ کوئی کم عمر سمجھ کر پڑھتا ہی نہیں تھا۔ پھر جو داڑھی بڑی ہوئی طالب علموں کی تعداد بڑھنے لگی بس پھر طالب علم خوب آنے لگے۔ پھر تو حالت یہ تھی کہ خدا کے فضل اور بزرگوں کی دعا سے جس نے مجھ سے ایک بار پڑھ لیا پھر کبھی اس نے دوسرے سے پڑھنا پسند نہیں کیا۔

حضرت مولانا محمود [illegible] صاحب فرماتے تھے بارہا گنگوہ حاضر ہوا اور جی میں بھی آیا کہ حضرت مولانا سے عرض کر دوں کہ مجھے بھی حدیث کی سند دیجئے لیکن کبھی اس درخواست کی ہمت ہی نہ پڑی جب اس نیت سے گیا تو [illegible] ہوا کہ تو [illegible] لے کر جاتا ہے لیکن تجھے کچھ آتا جاتا بھی ہے۔ بارہا خیال ہوا کہ عرض کروں کہ سب کو حضرت سند دیتے ہیں مجھے بھی دے دیجئے۔ مگر پھر خیال ہوا کہ مولانا پوچھ بیٹھیں کہ تجھے کچھ آتا بھی ہے جو سند لیتا ہے تو کیا جواب دوں گا۔ اس لیے کبھی اس درخواست کی ہمت ہی نہ ہوئی۔ حالانکہ حضرت مولانا دیوبندی ہندوستان میں حدیث کے اندر بے نظیر تھے تو صاحب ہم نے تو وقت دیکھا ہے۔ اب یہ کہ درخواستیں کرتے ہیں کہ ہمیں سند دے دو۔ جس نے وہ زمانہ دیکھا ہو بھلا اس کو ایسی باتوں کا کیونکر تحمل ہو۔

(آپ بیتی ۴/۴۶)

تنگی معیشت کی وجہ سے ترک

آپ ہی سوچیے کہ ایک کتا آپ کے دروازے پر پڑ جائے، آپ کے مکان کی حفاظت کرے اور ہر آنے والے پر بھونک کر متنبہ کرے، تو کیا آپ کی غیرت تقاضا کرے گی کہ اس کو کوئی ٹکڑا نہ ڈالے۔ آپ مجبور ہوں گے۔ دسترخوان کی بچی ہوئی روٹی ہڈی اس کو ضرور ڈالیں تو مالک الملک رب العالمین جس کے ایک لفظ کُن میں دنیا کے سارے خزانے ہیں اس کے دروازے پر کوئی شخص اس کے کام کی نیت سے اس کے اخلاص سے بغیر خود غرضی کے اس کے دین کی خدمت کے واسطے پڑ جائے کیا وہ اپنے خدمت گاروں کو بھوکا مرنے دے سکتا ہے؟۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ساری دنیا سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ میں نے ان سے بھی کہا (ماموں حافظ عثمان صاحب) کہ آپ کی غیرت تو تقاضا کرے کہ وہ کتا بھوکا رہ جائے اور اللہ جل جلالہ کی غیرت اس کا تقاضا کر سکتی ہے کہ اس کے دین کی خدمت کرنے والا بھوکا رہ جائے یہ ناممکن ہے اور جن اکابر کے یا سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر وفاقہ کے واقعات ہوئے ہیں۔ وہ اختیاری خود مانگے ہوئے ہیں اور عین محبوب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو خود مصرح ہیں۔ مشکوٰۃ شریف میں ترمذی شریف، مسند احمد کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے مجھ سے یہ پیش کش فرمائی کہ اگر تم چاہو تو مکہ کے سارے جنگلوں، سنگستانوں کو سونا بنا دیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے نہیں چاہیے میں چاہتا ہوں کہ ایک دن شکم سیر ہو کر کھاؤں اور ایک دن فاقہ''۔ تاکہ جس دن بھوکا ہوں آپ کے آگے دست سوال پھیلاؤں، عاجزی کروں، اور آپ کو یاد کروں اور جس دن پیٹ بھر کر کھاؤں اس دن تیرا شکر ادا کروں، تیری حمد و ثناء کروں۔

حضورؐ کی مشہور دعا ہے۔

''اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا''

''اے اللہ میری اولاد کو روزی بقدر کفایت عطا فرما''

اس دعا کی وجہ سے سادات عموماً مالدار نہیں ہوتے الا ماشاء اللہ۔ مشکوٰۃ شریف کی ایک طویل روایت میں نقل کیا گیا ہے کہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ ہر جگہ پھرا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی اس میں بڑی حکمتیں ہیں۔ ایک قصہ میں نے پہلے بھی لکھوایا جو میں نے اپنے والد صاحب سے بیسیوں مرتبہ سنا مگر باوجود تتبع کے مجھے اب تک نہیں ملا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اماں جی کو (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو جزائے خیر عطا فرمائے وہ ہمارا تو ناس مار گئیں لیکن امت کا بھلا کر گئیں۔ وہ یہ دعا دے کر گئی ہیں کہ اے اللہ ان علماء کی روزی، پریشان کر دے۔ اور امت کے لیے یقیناً یہ بڑی خیر کی دعا ہے۔ ہم مولویوں کو بے فکری اور اچھی طرح کھانے کو مل جائے تو ہم سیدھے منہ کسی سے بھی بات نہ کریں۔ ان مدرسوں کے چندوں کی بدولت ہر ایک سے خوشامد کرنی پڑتی ہے۔ فاسق و فاجر داڑھی منڈوں کے سامنے بھی جھکنا پڑتا ہے۔

(آپ بیتی : /۴۰)

طالب علم کا مشغلہ صرف علم

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ طالب علم کے لیے بہت سے آداب اور شرائط ہیں، ان میں سے اہم اور اصل الاصول دس ہیں ان کے منجملہ ایک یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو کسی دوسری چیز میں مشغول نہ کرے۔ اہل و عیال اور وطن سے دور جا کر علم حاصل کرے تاکہ خانگی ضروریات مشغول نہ بنائیں۔ کہ تعلقات ہمیشہ علم سے پھیرنے والے ہیں اور اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے

ماجعل اللّٰہ لرجل من قلبین فی جوفہ،

حق تعالیٰ شانہ نے کسی آدمی کے دو دل نہیں پیدا فرمائے اسی وجہ سے مشہور ہے کہ علم اس وقت تک تجھ کو اپنا تھوڑا سا حصہ بھی نہ دے گا جب تو اپنے آپ کو ہمہ تن اس کے حوالے نہ کر دے وہ فرماتے ہیں جو دل مختلف چیزوں میں مشغول رہے وہ کھیت کی اس نالی کی طرح ہے جس کی ڈول بنی ہوئی نہ ہو کہ کچھ حصہ اس میں ادھر ادھر چلا جائے گا۔ اور کچھ حصہ پانی کا ہوا بن کر اڑ جائے گا۔ صرف تھوڑا سا پانی رہے گا۔ جو کھیت کے لیے کارآمد نہ ہوگا۔

(اعتدال : ۴۲)

میں نے بچپن میں والد صاحب سے ایک قصہ سنا تھا اور کئی دفعہ سنا ایک متاہل شخص نے عربی پڑھنی شروع کی اور گھر کی ضروریات نے اس کو پریشان کرنا شروع کیا۔ بیوی بچے والا تھا وہ طلباء علم کے شوق اور جذبہ میں بہت دور نکل گیا۔ پڑھنا شروع کیا۔ کچھ دنوں گھر والوں کو پتہ نہ چلا۔ پھر پتہ چلا تو خطوط کی بھرمار شروع ہو گئی۔ دو چار خط تو انہوں نے پڑھے ... رکھ دیا

باقی صفحہ ۱۴ پر

مرزا طاہر کے نام کھلا خط

از حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب سنبھلی ...... لکھنؤ انڈیا

جناب مرزا طاہر صاحب

آپ کی طرف سے جاری کردہ "مباہلہ کا چیلنج" کی ایک کاپی میرے پتہ پر میرے والد ماجد مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی کے نام کئی ماہ ہوئے موصول ہوئی تھی۔ میں کوئی وجہ نہیں سمجھ سکا کہ براہ راست ترسیل کے بجائے میرا واسطہ کیوں اختیار کیا گیا جبکہ ان کا مستقر انڈیا (لکھنؤ) ہے اور آپ کے مذہب قادیانیت کے خلاف ان کی طرف سے جو کچھ بھی شائع ہوا ہے وہ لکھنؤ ہی سے شائع ہوا ہے اس بناء پر میں نے خود کو مکلف نہیں جانا کہ آپ کی ترسیل ان تک پہنچانے کا اہتمام کروں یا آپ کو اس بارے میں کچھ لکھوں۔

اس کے بعد کچھ دن ہوئے ہیں کہ خود میرے نام پر بھی یہ چیلنج موصول ہوا۔ مگر میں بہت مصروف تھا اس لئے معافی چاہتا ہوں کہ جواب میں دیر ہوئی۔ بہر حال عرض ہے کہ

۱۔ اگرچہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو کوئی ایسی چیز لکھی تھی جس کی بناء پر میرا نام آپ کے رجسٹر میں بحیثیت "مکفر و مکذب" درج ہو گیا۔ تاہم یہ اندراج غلط ہرگز نہیں ہے۔ میں جو کچھ آپ کے اور آپ کی جماعت کے بارے میں جانتا ہوں اس کی بناء پر تکفیر و تکذیب کو اپنے ایمان کا تقاضہ سمجھتا ہوں اور اس سے عین ممکن ہے کہ ۱۵ سے ۲۰ برس تک کی میری باقاعدہ تحریری زندگی کے دوران میں کوئی چیز میرے قلم سے نکلی ہو جو مجھے یاد نہ رہا ہو۔

۲۔ جس شہر میں میرا بچپن اور کچھ ہوش کی عمر گزری، وہاں ایک بڑے معزز اور موقر طبیب ہوتے تھے۔ ہمارے خاندانی طبیب بھی تھے۔ اس زمانہ کے اطباء اپنا ذاتی دوا خانہ عموماً نہیں رکھا کرتے تھے۔ اس لئے بڑے حکیموں کے قرب و جوار میں لوگ دوا خانے کھول لیا کرتے تھے جو اچھی آمدنی کا ذریعہ ہوتا تھا۔ ان حکیم صاحب کے مطب کے باہر بھی ایسا ہی ایک دوا خانہ تھا۔

ایک مدت تک حکیم صاحب کے نسخے باندھنے کے بعد اس دوا خانے کے مالک نے (اللہ ان کی مغفرت کرے) کچھ ایسے طریقے اختیار کئے جن کے نتیجے میں ناخواندہ قسم کے مریض حکیم صاحب کے ساتھ اتفاقاً ان عطار صاحب کو زیادہ بڑا حکیم سمجھنے لگے اور اس طرح جب اچھی خاصی زمین بن گئی تو موصوف جناب عطار کے بجائے حکیم اور طبیب بن کر نسخے لکھنے لگے اور پرانے مطب کے مقابلے پر اس دوا خانے میں ایک نیا مطب کھل گیا۔

یہ کام اتنا بہت نہ رہا تھا مگر ان صاحب نے جب یہ کام کیا تو پھر اس کے تمام آداب و لوازم بھی اپنانے کی کوشش کی لباس اور حلیہ دیکھتے دیکھتے بدل کر حکیموں والا رنگ اپنایا۔ بات چیت اور نشست و برخاست کا انداز بدل گیا۔ چلنے پھرنے کی شان بدل ہو گئی غرض خاندانی طبیبوں کے سے طور طریقے جتنے امکان بھر انہوں نے اپنائے اور مجھے جب کوئی پندرہ بیس سال کے بعد ان کو پہلی مرتبہ ان کے نئے رنگ میں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس لئے کہ وہ شہر بچپن کے بعد چھوٹ گیا تھا تو وہ رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے سچ مچ ایک حکیم صاحب ہی تھے، سابق "عطار" نہیں تھے۔

۳۔ یہ ایک تمہیدی قصہ تھا۔ اس کے بعد گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے کو ایک سچے نبی کا جانشین سمجھتے ہیں تب تو کہنا ہی کیا۔ لیکن اگر ایسا نہیں اور آپ خود بھی اس نبوت کو ایک بناوٹی نبوت ہی سمجھتے ہیں تب بھی تو اس اونچے نام کا کچھ لحاظ اور رکھ رکھاؤ چاہئے! یہ مباہلہ کا چیلنج جو آپ دنیا بھر میں کر رہے تھے دنیا بھر میں مشتہر کرا رہے ہیں، گھر گھر کاپیاں نکال کر بھیج رہے ہیں اس کی حقیقت اس وقت ایک گھٹیا ہتھکنڈے کے سوا کیا رہ جاتی ہے جب پتہ ہے کہ آپ کو مباہلہ کرنا نہیں تھا بلکہ اس چیلنج کا شور کر کے اس ذہنی دباؤ سے اپنی جماعت کو نکالنا تھا جس میں شاید وہ محاذ ختم نبوت کی مہم پورش اور یلغار سے مبتلا ہو گئی تھی۔ کبھی ایسے ہتھکنڈے ایک جماعت عالمگیر کے امام اور ایک مدعی نبوت کے جانشین کے لئے مناسب نہیں۔

آپ جن لوگوں کو مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں ان کے بارے میں اس کے سوا کسی دوسرے خیال کی گنجائش نہیں ہو سکتی تھی کہ یہ لوگ مباہلہ کا مفہوم صرف وہ سمجھیں گے جو قرآن پاک کی آیت قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین (۳۔۶۱) سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے۔ کسی بھی معقول آدمی کے لئے شرمناک ہے کہ وہ اس آیت کے مفہوم میں ایسی کھینچ تان کرے جیسی آپ اور آپ کی جماعت کے لوگ کر رہے ہیں۔ یہ آیت بالکل واضح طور پر ایک جگہ جمع ہونے کا تصور دیتی ہے کہ آؤ ہم اور تم اپنے اپنے بچوں کو لائیں، اپنی عورتوں کو لائیں اور خود اپنے آپ آئیں اور پھر گڑگڑا کر اور لعنت ڈالیں اللہ کی، اس پر کہ جو جھوٹا ہو اور پھر اس پر جو آپ کا ڈھنگ ہے وہ بھی جو بتاتا ہے کہ یہ کام علی رؤس الاشہاد ہو۔ ایک دنیا دیکھے اور گواہ بنے!

آپ نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو چیلنج دیا ہے اس لئے آپ ہر ایک کے گھر نہیں پہنچ سکتے یا کوئی مکہ مدینہ کا مقام تجویز کرتا ہے تو وہاں آپ کا داخلہ بند ہے یا کوئی ربوہ ہوتا ہے وہاں جانے میں آپ کو کچھ پریشانی ہے تو کوئی بات نہیں۔ آپ اپنے مکفرین و مکذبین کے نمائندوں کے ساتھ کسی ایک ایسی جگہ پر تو جمع ہو سکتے ہیں جو دونوں فریقوں کے لئے یکساں ہو۔ تو کم از کم اس پر رضامندی کا اظہار آپ نے فرمایا ہوتا۔ ایسا نہ کر کے تو آپ نے مباہلہ سے گریز کی راہ نکالا۔ اس میں آپ اس وقت تو کچھ معذور سمجھے جا سکتے تھے جب مباہلہ کا چیلنج کوئی دوسرا آپ کو دیتا۔ لیکن خود چیلنج دینا اور پھر ہاتھ نہ آنے کی کوشش

کرنا ایسی گھٹیا بات ہے جس پر اصلی ہی نہیں نقلی نبوت کے خلیفہ کو بھی شرمانا ہی چاہیئے!

بلکہ نہیں، میں آپ کے ساتھ زیادتی کر رہا ہوں نبوت کا منصب تو الگ رہا وہ چیز نہیں کہ اس کے ساتھ بناوٹ کا کھیل کرنے والوں میں شرم و حیا نام کی کوئی چیز باقی رہ جائے۔ چنانچہ قرآن و حدیث کے اندر آخری درجہ کی شرمناک تاویلوں پر آپ کے گھر کے کارخانہ نبوت کا انحصار ہی ہے۔ اور ان تاویلوں کے مقابلے میں تو یہ مباہلہ والی تاویل کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ تاویلات پر آپ صاحبان کی عادت کیسی پختہ ہو گئی ہے۔ اس کا اندازہ خود اسی مباہلہ کے قصے سے کیا جا سکتا ہے۔ یہ عادت اگر آپ کے مزاج میں رچ بس گئی ہوتی تو بجائے مباہلہ کے تعین میں اور یہی جھگڑا کرنے کے ایک سیدھی اور باعزت بات آپ کے بچاؤ کے لئے یہ تھی کہ آپ فرماتے۔

"میں نے مباہلہ کا لفظ ضرور لکھا ہے مگر کس میں لکھا ہے؟ اس کے لئے میرے چیلنج کے آخری صفحہ کو دیکھو۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میں آمنے سامنے کے مباہلے کا چیلنج نہیں دے رہا ہوں۔ بلکہ اپنے اپنے گھر بیٹھ کر مباہلہ والی دعا کا چیلنج دے رہا ہوں۔"

آپ اگر ایسا کہتے تو بالکل سچے ہوتے۔ یہ الگ بات ہے کہ پھر ایسے لوگ مباہلاتی چیلنج کے بجائے ایک پروپیگنڈہ اسٹنٹ

سمجھتے مگر اس بیان میں آپ کو کوئی جھوٹا یا یاوہ گو نہیں کہہ سکتا تھا مگر اللہ معاف کرے آپ حضرات کو خواہ مخواہ کے جھوٹ، تاویل اور جعل سازی کی ایسی خاندانی عادت ہو گئی ہے کہ بے ضرورت بھی ادھر ادھر کی ہانکتے رہتے ہیں۔ ....

بہرحال آپ کا شعبدہ خوب رہا اور اس کی بدولت آپ کامیاب ہو گئے کہ آپ کا چہرہ اور آپ کی باتیں کچھ مسلمان پبلک کے سامنے آ سکیں جس کا موقع بہت دنوں سے آپ کو نہیں مل رہا تھا۔ لوگ سچ مچ کا مباہلہ سمجھ کر لپک لپک کر اٹھے اور آپ کا کام بن گیا۔

باقی صفحہ ۳۳ پر

قادیانی اہل کتاب میں شامل نہیں ہیں اور ان کا ذبیحہ حلال نہیں مردار ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ۔

(۱) کیا قادیانی کا ذبیحہ جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) کیا اس مسئلہ میں قادیانی یا ان کی اولاد کے ذبیحے میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے کفایت المفتی جلد ہشتم صفحہ ۲۶۸ میں قادیانیوں کی اولاد کو اہل کتاب قرار دے کر ان کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے لیکن ہم اس سے متفق نہیں ہوتے کیونکہ اہل کتاب حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر ایمان لاتے ہیں جن پر ہم بھی ایمان لاتے ہیں تورات اور انجیل کو ہم بھی مانتے ہیں جبکہ قادیانی مرزا کو نبی مانتے ہیں اور براہین احمدیہ اور دیگر خود ساختہ الہامات پر بھی یقین رکھتے ہیں کیا یہ قیاس مع الفارق نہیں؟

المستفتی:۔ محمد ادریس امام مرکز ثقافت اسلامیہ کوپن ہیگن۔ ڈنمارک

الجواب حامداً و مصلیاً

قادیانیوں کا ذبیحہ کسی حال میں حلال نہیں۔ مردار ہے خواہ انہوں نے اسلام چھوڑ کر قادیانیت کو اختیار کیا ہو یا وہ قادیانیوں کے گھر پیدا ہونے کی وجہ سے پیدائشی اور نسلی طور پر قادیانی ہوں اور موجودہ پیدائشی قادیانی زندیق ہیں ان کو اہل کتاب قرار دینا درست نہیں ہے کیونکہ اہل کتاب ہونے کے لئے کسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی نبی مرسل کی طرف منسوب ہونا اور اس پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے اپنے آپ کو کسی جھوٹے نبی کی طرف منسوب کر کے کسی آسمانی کتاب اور نبی مرسل پر بھی ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنا اہل کتاب ہونے کے لئے کافی نہیں۔ اور قادیانیوں کی موجودہ نسل چونکہ ایک جھوٹے نبی کی طرف منسوب ہے لہٰذا محض قرآن کریم پر ایمان رکھنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اقرار کرنے سے وہ اہل کتاب میں شامل نہیں ہوگی۔ اس لئے موجودہ نسل اور پیدائشی قادیانیوں کا ذبیحہ حلال نہیں مردار ہے اور "کفایت المفتی" کا فتویٰ درست نہیں ہے۔

وفی العلائیہ:۔ وصح نکاح کتابیة مؤمنة بنبی (مرسل) مقرة بکتاب (منزل)۔

وفی الشامیہ:۔ واعلم ان من اعتقد دینا سماویا وله کتاب منزل کصحف ابراهیم وشیث و زبور داؤد فهو من اهل الکتاب فتجوز مناکحتهم واکل ذبائحهم الخ (شامی ج ۲ ص ۲۸۹)

وفی احسن الفتاوی:۔ قادیانی، ذکری اور دیندار انجمن کے لوگ اہل کتاب نہیں اسلئے کہ کسی نبی مرسل کی طرف ان کا انتساب نہیں بلکہ متنبی (جھوٹے

نبی) کی طرف منسوب ہیں (صفحہ ۱۴۰)

دیکھئے: التفصیل در معارف القرآن سورۃ مائدہ (صفحہ ۵۹ ج ۳) واللہ اعلم

الجواب صحیح
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۵ - ۱۱ - ۱۴۰۸ھ

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲۵ - ۱۱ - ۱۴۰۸ھ

محمد عبدالمنان عفی عنہ
دار الافتاء، دار العلوم کراچی ۱۴
۲۵ - ۱۱ - ۱۴۰۸ھ

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مرزا غلام احمد نے کس طرح اپنی کتابوں میں لکھی ہیں۔

ایک مستقل اور مختلف مذہب کی بنیاد رکھا اس کی تفصیلات یہاں کی ہیں ان کتابوں کا تفصیلی مطالعہ خاصا مشکل کام ہے کیونکہ مرزا غلام احمد کی تحریر میں نہ تو ادبی حسن پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں استدلال کی کشش موجود ہے۔ سر سید احمد خان نے درست کہا تھا کہ مرزا غلام احمد کی کتابیں جو دیکھی ہیں نہ دین کے کام کی ہیں اور نہ دنیا کے کام کی۔

کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ اور پاکستان کی سپریم کورٹ وفاقی شرعی عدالت میں قادیانیوں نے مسلمانوں کے خلاف مقدمات دائر کئے ان کے دفاع کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی لہٰذا میں نے مرزا غلام احمد کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اس طرح مجھ پر یہ حقیقت علماء کی تحریروں کے واسطے کے بغیر منکشف ہوئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ایک الگ اور مستقل مذہب رکھتے ہیں اور ان کا کلمہ بھی مسلمانوں سے مختلف ہے اس بات کو اس مختصر تحریر میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

(۱) اس میں ایک شخص ایک ہی مرتبہ نہیں آتا بلکہ اس دنیا میں ایک شخص کا بار بار آنا ممکن ہے۔

اس سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے عجیب اسرار میں سے بروز کا مسئلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے... اور ابتدا ہی سے اولیاء اللہ میں یہ عقیدہ ... پائے جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے ... کا انتظار کرتے ہیں... لیکن افسوس کہ عام لوگ اس دوبارہ آنے کے عقیدہ کی فلاسفی سے اب تک بے خبر پائے جاتے ہیں اور عام تو عام جو لوگ اس زمانہ میں علماء کہلاتے ہیں وہ بھی اس فلاسفی سے بے خبر ہیں... اس مسئلہ کی فلاسفی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو ایسی طرز سے بنایا ہے۔ جو اس کی توحید پر دلالت کرے اور یہی وجہ ہے کہ خداوند کریم نے تمام عناصر اور اجرام فلکی کو گول شکل میں پیدا کیا ہے کیونکہ گول چیز کی جہات اور پہلو نہیں ہیں اس لئے وہ وحدت سے مناسبت رکھتی ہے۔ پس جیسا کہ تمام اجسام کرہ کو خداوند تعالیٰ نے پیدا کیا گروی الشکل ہیں۔ ایسا ہی دائرہ خلقت عالم کو بھی گروی شکل ہے۔ اس لئے صوفی اس بات کی طرف گئے ہیں کہ خلقت بنی آدم اپنی دوری پیدائش کے لحاظ سے نوع انسان کی روحیں بروزی طور پر پھر کر دنیا میں آتی ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ مصنفہ مرزا غلام احمد ص ۱۰۳)

۲۔ ایک شخص جب پہلی بار اس دنیا میں آیا تو وہ ابراہیم کہلایا اور وہی شخص جب دوسری مرتبہ اس دنیا میں آیا تو محمد کہلایا اور وہی شخص جب تیسری مرتبہ اس دنیا میں آیا تو مرزا غلام احمد کہلایا... یہ شخص اب مر گیا اس دنیا میں نہیں آئے گا۔

اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

" اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو اور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے تقریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد پھر عبداللہ پسر عبدالمطلب کے گھر جنم لیا اور محمد کے نام سے پکارا گیا صلی اللہ علیہ وسلم اور مراتب وجود کا دوریہ ہمیشہ قدیم سے ہے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی سنت اللہ میں داخل ہے۔ نوع انسان میں خواہ نیک ہوں یا بد ہوں کی عادت اللہ ہے مگر ان کا وجود خو اور طبیعت اور تشابہ قلوب کے لحاظ سے بار بار آتا ہے۔ لیکن مہدی معہود بروزات کے لحاظ سے پھر دنیا میں نہیں آئے گا کیونکہ وہ خاتم الاولاد ہے اور اس کے خاتمہ کے بعد نسل انسانی کوئی کامل فرزند پیدا نہیں کرے گی۔

(تریاق القلوب ص ۲۹۸ مصنفہ مرزا غلام احمد)

۳۔ ایک شخص متعدد بار دنیا میں جنم لے سکتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ جو نعمت اس کے منصب پر بھی سرفراز ہو جس پر پہلے جنم میں فائز تھا۔ یعنی ایک شخص پہلے جنم میں نبی تھا تو ضروری نہیں کہ دوسرے جنم میں بھی نبی ہو اسی طرح اگر دوسرے جنم میں بھی نبی ہے تو ضروری نہیں کہ اس کا پیغام بھی وہی ہو۔ اس اصول میں صرف استثنیٰ یہ ہے کہ محمد نے جب مرزا غلام احمد کی شکل میں جنم لیا تو پہلے جنم والی نبوت کے عہدہ پر بھی فائز ہوتے اسی طرح مرزا غلام احمد کی نبوت محمدی نبوت کی بعثت ثانیہ ہے۔

اس سلسلے میں لکھتے ہیں۔

ہر ایک نبی کا ایک بعثت ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثت ہیں۔ تو اس صورت میں بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔ اور اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی

تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں۔

"یہ بات ایک جید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت دوم میں تجلی اعظم جو اکمل اور اتم ہے وہ صرف اسم احمد کی تجلی ہے کیونکہ بعثت دوم کا تعلق ستارہ مشتری سے ہے اور اس ستارہ کی تاثیر ہے کہ مامورین کو خونریزی سے منع کرتا ہے اور عقل و دانش اور مواد استدلال کو بڑھاتا ہے اس لئے اگرچہ یہ بات حق ہے کہ بعثت دوم میں بھی اسم محمد کی تجلی ہے جو جلالی تجلی ہے اور جمالی تجلی کے ساتھ شامل ہے۔ مگر وہ جلالی تجلی بھی روحانی طور پر ہو کر جمالی رنگ کے مشابہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس وقت جلالی تجلی کی تاثیر قہر سیفی نہیں بلکہ قہر استدلالی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت کے مبعوث پر پرتوہ ستارہ مشتری ہے نہ پرتوہ مریخ۔ اسی وجہ سے بار بار اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ہزار ششم دور فقط اسم احمد کا مظہر اتم ہے۔ جو جمالی تجلی کو چاہتا ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۹۶)

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار کیوں احمدی کہلاتے ہیں۔

۴۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اول جو محمد بن عبداللہ کی صورت میں ہوئی پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ان کی بعثت دوم جو مرزا غلام احمد کی صورت میں ہوئی اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر ایمان نہ لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جس طرح بعثت اول پر ایمان نہ لانے سے کافر ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں۔

"اور جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعثت ہیں۔

۱۔ ایک بعثت محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔**

۲۔ دوسرا بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جو ستارہ مشتری کی تاثیر میں ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے **ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**

("تحفہ گولڑویہ" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۹۶)

۵۔ نبی کریم کی بعثت ثانیہ جو مرزا غلام احمد کی شکل و صورت میں ہوئی۔ وہ پہلی بعثت سے مذہبی اور قانونی لحاظ سے برتر ہے اور اس پر فوقیت رکھتی ہے دوسری بعثت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اختیار حاصل ہے کہ پہلی بعثت کے احکام و فرامین پر خط تنسیخ کھینچ کر انہیں یکسر رد کر دے دوسری بعثت پہلی بعثت پر حکم کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس سلسلے میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں

اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔

("اربعین نمبر۳" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۱۵)

"پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا ظل اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔

(کشتی نوح" مصنفہ مرزا غلام احمد ص[illegible])

اور ہم اس کے جواب میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں اور وہ دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

("اعجاز احمدی" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۳۰)

مرزا غلام احمد کے خلیفہ اول حکیم نور الدین تک قادیانیوں کے دونوں فرقے اختلاف نہیں کرتے۔ مرزا بشیر احمد نے اپنے والد مرزا غلام احمد کی سوانح عمری لکھی ہے۔ جس کا نام "سیرت المہدی" ہے اس میں خلیفہ اول کے ایمان کی کیفیت یوں بیان کی ہے۔

حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور من جانب اللہ پایا تو اب جو آپ فرمائیں گے۔ وہی حق ہو گا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ واقعی جب ایک شخص کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا یقینی دلائل کے ساتھ ثابت ہو جائے تو پھر اس کے دعویٰ میں چون و چرا کرنا باری تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ہے"!

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۹۸)

۶۔ ایک شخص کے متعدد نام ہو سکتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد کا نام جو اللہ نے رکھا ہے وہ "محمد رسول اللہ" ہے اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

اور میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا

("نزول المسیح" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۳)

مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد کی چیز محمد کے پاس رہی۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام

("ایک غلطی کا ازالہ" مصنفہ مرزا غلام احمد ص۵)

۷۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار خواہ وہ قادیانی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں یا لاہوری گروپ سے اس بارے میں متفق ہیں اور جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا ہے۔ اس کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے اس عقیدہ کے بارے میں بہت واضح موقف رکھتے ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد لکھتے ہیں۔ "...... اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفٰی فما عرفنی وما رأی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود خود محمد رسول ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

("کلمۃ الفصل" مصنفہ مرزا بشیر احمد ص ۱۵۸)

ان حوالہ جات اور اقتباسات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مرزائیت یا قادیانیت ایک الگ مذہب ہے مرزائی الگ امت ہیں اور ان کا کلمہ بھی ان کے اپنے مذہب مرزا غلام احمد کے نام کا ہے البتہ اس کے الفاظ مسلمانوں کے کلمہ سے ملتے جلتے ہیں۔ جب کہ مفہوم اور مراد کے اعتبار سے دونوں کلمے بالکل مختلف ہیں۔

قادیانی مسلمانوں سے الگ امت ہونے کے باوجود مسلمانوں کے پرسنل لاء پر عمل کرتے ہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ بدھ مت، جین مت اور سکھ مذہب کے ماننے والے اگرچہ ہندو پرسنل لاء پر عمل کرتے ہیں اس کے باوجود ہندو مذہب سے الگ مذہب رکھتے ہیں۔

علامہ اقبال نے درست کہا ہے کہ جس قدر سکھ ہندو مذہب سے دور ہیں قادیانی اس سے بھی زیادہ دور ہیں۔

(بشکریہ جلال راولپنڈی)

قادیانی "مسیح موعود" اور "مصلح موعود" کی قلمی جنگ

فیصلہ قادیانی حضرات خود کریں

مولانا تاج محمد ——— قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ایک الہام کی رو سے "مسیح موعود" ہیں اور اس کا بیٹا مرزا محمود جو قادیانی جماعت کے دوسرا سربراہ تھا اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے باپ مرزا غلام کی ایک تحریر کی رو سے "مصلح موعود" ہے ہم مسیح موعود اور مصلح موعود یعنی باپ بیٹے کے باہمی اختلاف کا پہلو اجاگر کرکے قادیانی امت سے انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ باپ پر ایمان لاؤ گے یا بیٹے پر؟

پہلا اختلاف:۔ "مسیح موعود" مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صـ ۳۴۳ پر لکھتا ہے کہ "بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔"

"مصلح موعود" مرزا غلام محمود اس بات کے خلاف ۱۴ جون ۱۹۱۶ء کے اخبار الفضل قادیان کے صـ ۵ پر لکھتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے"

"حضرت عیسیٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود کو ان کے لئے حضرت عیسیٰ ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔"

دوسرا اختلاف:۔ "مسیح موعود" مرزا غلام قادیانی آئینہ کمالات اسلام کے صـ ۳۳۹ پر لکھتا ہے کہ "انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں"

"مصلح موعود" مرزا محمود اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" کے صـ ۳۰۱ پر لکھتا ہے کہ "نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے۔ یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کردیا اور بتایا کہ یہ تعریف تو قرآن میں نہیں۔ قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول

تیسرا اختلاف:۔ "مسیح موعود" مرزا غلام قادیانی آئینہ کمالات اسلام کے صـ ۴۲۴ پر لکھتا ہے "مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح لکھی گئی ہے کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد آئے گا نام اس کا احمد ہوگا پس اگر مسیح اس عالم جسمانی سے ہرگز نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اب تک اس عالم جسمانی میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ میں فرما رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لاویں گے۔"

"مصلح موعود" مرزا محمود اپنے باپ کے اس قول کے خلاف "انوار خلافت" کے صـ ۲۱ پر لکھتا ہے "پس اس آیت یعنی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوسکتے ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام والے رسول کے ہیں۔ وہ آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے لیکن جب تمام نشانات آپ میں پورے ہوگئے تو پھر کسی اور پر ان کے چسپاں کرنے کی وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بھی نہیں۔"

چوتھا اختلاف:۔ "مسیح موعود" "ازالہ اوہام" حصہ دوم صـ ۵۶۹ پر لکھتا ہے "صاحب نبوت تامہ ہرگز

امتی نہیں ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو"۔

"مصلح موعود" اس کے برعکس "حقیقۃ النبوۃ" کے صہ ۱۵۵ پر لکھتا ہے۔ "بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہو سکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے کہ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب کچھ قلت تدبر ہے"۔

پانچواں اختلاف :۔

"مسیح موعود" مرزا غلام قادیانی کا ایک الہام "البشریٰ" جلد دوم صہ ۹، الحکم قادیان جلد ۷ نمبر ۵ صہ ۱۵ میں یوں درج ہے "اصلی واصوم اسہر وانام واجعل لک انوار القدوم واعطیک ما یدوم ان اللہ مع الذین اتقوا" (میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی خدا ان کے ساتھ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں"۔

"مصلح موعود" مرزا محمود اپنے باپ کے اس الہام کے خلاف "الفضل" ۸ مارچ ۱۹۳۵ء میں لکھتا ہے کہ "دنیا کے مددگار اور دنیاوی معین ومعاون تو غافل ہو جاتے ہیں۔ لیکن نہ غافل ہونے والی ہستی اگر کوئی ممکن ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند"۔

چھٹا اختلاف :۔

"مسیح موعود" مرزا غلام قادیانی "توضیح مرام" کے صہ ۹ پر لکھتا ہے "اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید مولانے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔

"مصلح موعود" مرزا محمود اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" کے صہ ۹۰ پر لکھتا ہے کہ "دوسری دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے پس حضور اکرم شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔

ساتواں اختلاف :۔

"مسیح موعود" نے تبلیغ رسالت جلد ۳ صہ ۱۱۳ پر لکھا ہے "اور لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے شر کو دور کرنے کے لئے تیرے لئے کافی ہوگا اور انہیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری ہی طرف لائے گا یعنی وہ آخر تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

"تبلیغ رسالت جلد ۳ صہ ۱۱۵ پر لکھا ہے "خدا نے فرمایا ہے کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ کے مانع ہوں۔

"مصلح موعود" ۲ اگست ۱۹۳۳ء صہ ۵ پر لکھتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں تھا کہ وہ لڑکی (محمدی بیگم) آپ کے نکاح میں آئے گی۔ پھر ہرگز یہ نہیں بتایا گیا کہ کوئی روک ڈالے گا تو وہ دور کیا جائے گا۔ بلکہ یہ پیشگوئی ایک وعید کے طور پر تھی"۔

آٹھواں اختلاف :۔

"مسیح موعود" لکھتا ہے "حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"

(الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صہ ۵)

"مصلح موعود" اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" صہ ۲ پر لکھتا ہے کہ "میں نے القول الفصل" میں لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں ان میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجہ تک پہنچا سکتے۔ صرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک کامل انسان گزرے ہیں جو نہ صرف کامل بلکہ مکمل تھے۔ وہ دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے"

نواں اختلاف :۔

"مسیح موعود" کا ایک قول مکتوبات احمدیہ جلد سوئم صہ ۱۲۴ پر یوں درج ہے کہ "مسیح کو جو بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی۔ کیونکہ مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی پس قرآن کی رو سے مسیح کے منجی پاک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔

"مصلح موعود" اس کے خلاف "حقیقۃ النبوۃ" کے صہ ۲۴۰ پر لکھتا ہے "اسی طرح نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود دونوں نبی ہیں۔ فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے اور حضرت مسیح محمدی (غلام قادیانی) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔

ختم نبوت زندہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار

عطاء اللہ عباسی ..... بہاولپور

س۔ ایک آدمی جس کا نام عظیم ہے اصل رہائش کوٹ مٹھن کا ہے۔ ہمارے ہاں وہ مکانوں کی تعمیر کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں ہم نے ان کو قرآن کریم کی آیات مبارکہ پارہ نمبر ۶ سے ۱۵۶۔ ۱۵۸، آیات بھی دکھائیں جنہیں وہ تسلیم نہیں کرتا۔ کیا وہ مسلمان ہے یا کسی کفر میں داخل ہے؟

ج۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانے میں نازل ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک پوری امت محمدیہ کا عقیدہ ہے۔ ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی۔ اس نے سب سے پہلا سوال مجھ سے یہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے اور قرب قیامت میں دوبارہ آنے کا ثبوت قرآن کریم سے کیا ہے؟

میں نے کہا ایک سوال میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ خود اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ جو ہمارے سامنے قرآن مجید ہے یہ ٹھیک وہی قرآن ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟ کیونکہ اس کو نازل ہوتے تو نہ میں نے دیکھا نہ آپ نے اس کا ثبوت بس یہی ہے کہ ہر زمانے کے تمام مسلمان بغیر اختلاف کے اس کو نقل کرتے آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ اسکی ٹھیک! جزاک اللہ، مرحبا۔

اب مجھ سے سنیئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک کی پوری امت جس طرح یہ مانتی آئی ہے کہ یہ وہی قرآن کریم ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ وہی پوری کی پوری امت قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی تعلیم کی بناء پر، یہ بھی مانتی آئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ آپ پوری امت کے کہنے پر اس قرآن کریم کو تو منزل من اللہ اور ہر تحریف سے محفوظ مانتے ہیں، مگر وہی امت جب یہ کہتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ تو آپ اس کو نہیں مانتے۔ اگر پوری امت کی تسلیم شدہ ایک حقیقت آپ کے نزدیک غلط ہے، جھوٹ ہے تو اسی امت کے کہنے پر آپ نے قرآن کریم کو منزل من اللہ اور تحریف سے پاک کیسے مان لیا! اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔ (اجماعی)

الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ اسلام کا قطعی، دوٹوک اور اٹل عقیدہ ہے، یہ شخص جو اس عقیدے کا منکر ہے اگر ناواقف ہے تو اس کو بتایا اور سمجھایا جائے۔ اگر سمجھانے کے باوجود نہ مانے تو یہ شخص مسلمان نہیں۔

رات کو آئینہ دیکھنا

منیر احمد خان۔ غلام محمد آباد فیصل آباد

س۔ رات کے وقت آئینہ دیکھنا کیسا ہے؟

ج۔ رات کو آئینہ دیکھنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔

س۔ اگر داڑھی والے آدمی کے ہوتے ہوئے بغیر داڑھی والا شخص اذان یا تکبیر پڑھ لے تو کیا اذان اور تکبیر دوبارہ پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

ج۔ ڈاڑھی منڈانے والا فاسق ہے اور اس کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اذان دوبارہ کہنا مستحب ہے۔ اقامت نہ لوٹائی جائے۔ نماز ہو جائے گی۔

س۔ کیا شادی شدہ عورت اپنی بالغ کنواری کو زکوٰۃ زیور وغیرہ دے سکتی ہے جبکہ لڑکی اور اس کے والدین صاحب نصاب نہ ہوں۔ وضاحت سے جواب سے نوازیں۔

ج۔ بہن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

عشاء کے بعد سورۂ ملک کی تلاوت

نبی بخش۔ گمبٹ

س۔ ہماری مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد پیش امام تبارک الذی پڑھتے ہیں، ہماری نماز پوری ہے یا وتر پڑھنا ہے یا نفل پڑھنا ہے کیا ہم وتر پڑھیں یا تبارک الذی سنیں؟ یہ مسئلہ ہمیں جلد از جلد بتانا۔

ج۔ صاحب کو چاہیے کہ بلند آواز سے نہ پڑھا کریں

س۔ عشاء کی نماز کے بعد ایک آدمی ذکر کرتا ہے لا الہ الا اللہ دوسرے آدمی جو بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی زور سے لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں کیا یہ ذکر روزانہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر کسی کی نماز وغیرہ میں خلل پڑے تو جائز نہیں ویسے بھی شیخ محقق کی اجازت کے بغیر ذکر نہیں کرنا چاہیے۔

اشارے سے نماز پڑھی جائے

شمس الرحمٰن اعوان ..... کراچی

س۔ مسئلہ یہ ہے کہ میری آنکھ کے قریب سے لے کر اوپر تک چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے میں نماز نہیں پڑھ سکتا یعنی سجدہ میں سر نہیں لے جا سکتا۔ آنکھوں کے زخم پر ٹانکے لگے ہوئے ہیں اور میں سر نیچا نہیں ڈال سکتا

مین پیشاب کی جگہ کے قریب پھوڑا نکل آیا ہے جس کی وجہ سے میں نہا نہیں سکتا۔

ج ۔ اگر غسل یا وضو کرنا ممکن نہیں تو تیمم کر لیا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو اشارے کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔

گم شدہ شوہر کی بیوی کی عدت کا حکم

محمد صالحین ۔۔۔۔ کراچی

س ۔ میرے نانا جان سعودی عرب میں حج کرنے کے لئے گئے کے دوران وہ گم ہو گئے۔ ان کا کچھ پتہ نہ چلا ان کا بیٹا بھی سعودی عرب یعنی مکہ مکرمہ گیا۔ گمشدگی کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ یہ معلوم کرنا ہے ان کو تین سال ہو گئے۔ ان کی زوجہ یعنی میری نانی کی بیوی کو عدت کرنا ہو گی۔ یا یہ سوچ کر چپ ہو جائیں کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر ہمارے دل کو بحال کریں تا کہ ہم سوچ سمجھ کر قدم اٹھا سکیں۔ شکریہ۔

ج ۔ ان کی گم شدگی کی عدالت میں درخواست دی جائے عدالت تحقیق کے بعد ان کی موت کا فیصلہ کر دے۔ اس فیصلے کے بعد آپ کی نانی صاحبہ پر عدت ہو گی۔ جب تک موت کی خبر نہیں آ جاتی یا عدالت سے فیصلہ نہیں لیا جاتا ان کو زندہ ہی تصور کیا جائے گا۔

قادیانیوں سے تعلقات جائز نہیں

محمد امداد اللہ ۔۔۔۔۔ مالی پور پسرور

س ۔ بندہ سکول میں عربی معلم ہے چند دن ہوئے کہ ایک ماسٹر انجم رشید کا تبادلہ کرٹ اور ضلع مظفر گڑھ سے ہمارے سکول مالی پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہوا ہم اسے مسلمان سمجھتے رہے لیکن ایک دن ختم نبوت گوجرانوالہ کے پمفلٹ لے گیا تو ایک مسلم ماسٹر نے بلند آواز سے ان کو پڑھا جس میں مرزے کی لغویات و مغلظات تھیں، تو نیا ماسٹر انجم رشید کو کا چہرہ متغیر ہو گیا تو ایک مسلم ماسٹر صاحب نے کہا کہ آپ ان میں سے تو نہیں تو وہ خاموش رہا۔ چند دن گزرے تو تمام اسٹاف نے اس کے مرزائی ہونے کا شک کیا پھر ایک دن ایک پکوڑے بیچنے والے نے کہا کہ یہ فلاں گاؤں کا ہے اس کا باپ اور یہ خود بھی مرزائی ہے اور ہمارے سکول کے مسلم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس بات کی تصدیق کرائی تو معلوم ہوا کہ پکا مرزائی ہے اب اس بارے میں ہم تمام آپ سے چند سوالات کرتے ہیں ان کے جوابات لکھ کر عنداللہ عندالناس ماجور ہوں۔

۱ ۔ کیا ہم اس کو صرف اور صرف ہاتھ ملا سکتے ہیں یا السلام علی من تبع الھدیٰ بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲ ۔ اس کے ساتھ سکول کے معاملے میں یا ذاتی طور پر بات کر سکتے ہیں!

۳ ۔ کبھی کبھار جگ اور گلاس میں پانی آتا ہے اور باری باری سب پیتے ہیں۔ تو وہ بھی درمیان میں پی لیتا ہے ہمیں ذاتی طور پر کراہت آتی ہے شرعی حکم کیا ہے!

۴ ۔ کبھی کبھار کھانے کی تقریب ہوتی ہے جو سب ماسٹر رقم ملا کر کرتے ہیں کیا اس میں اس بے ایمان کو ملایا جا سکتا ہے!

۵ ۔ کبھی کبھار کوئی ماسٹر کسی خوشی میں تمام اسٹاف کو کھانے کی پارٹی دیتا ہے۔ کیا اس کو اس میں شامل کریں یا نہ۔ البتہ یہ آپ کو بتا دیتے ہیں کہ کھانا علیحدہ علیحدہ برتنوں میں دیا جاتا ہے۔ ہم اس بارے میں بہت ہی پریشان ہیں۔ اور میاں نے تمام ماسٹروں کو بائیکاٹ کے متعلق کہا تو چند مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ مجبوری ہے۔

مرزا غلام احمق

فتنہ تھا قادیانی مرزا غلام احمق
آفت تھی ناگہانی مرزا غلام احمق
فہم و ادب نہیں کچھ نام و نسب نہیں کچھ
منحوس خاندانی مرزا غلام احمق
کذاب کی علامت سچائی سے بغاوت
اک جھوٹ اک کہانی مرزا غلام احمق
تھا بچپنا شرارت پیری فقط ندامت
ملعون تھی جوانی مرزا غلام احمق
تاریکیوں کی شب تھا بد ذوق بے ادب تھا
کرتا تھا بد زبانی، مرزا غلام احمق
بد دین بے شریعت اک حرف بے حقیقت
اک لفظ بے معانی مرزا غلام احمق
کیا جھوٹ پر تعجب تیرے ہو کیونکہ تیری
عادت تھی وہ پرانی مرزا غلام احمق
برزخ میں رو دے جا پھر دوزخ میں بھی تو تجھ کو
کرنی ہے خون فشانی مرزا غلام احمق
ایسی بھی سادگی کیا الٹا ہے تیرا جوتا
ٹیڑھی ہے شیروانی مرزا غلام احمق
تھا شیطنت کا مسکن انسانیت کا دشمن
حیوانیت کا بانی مرزا غلام احمق
ہر کفر تولنے میں اور جھوٹ بولنے میں
تیرا نہیں تھا ثانی مرزا غلام احمق
شیطان کی شرارت کفار کی عمارت
انگریز کی نشانی مرزا غلام احمق
پیروں کی گرد تھا وہ عورت نہ مرد تھا وہ
تھا جنس درمیانی مرزا غلام احمق
ہیضے کا مرض تو بہ عبرت تھی موت تیری
ناقص تھی زندگانی مرزا غلام احمق
تو تو گذر گیا پر اب تک ہے فتنہ بن کر
تیرا وجود فانی مرزا غلام احمق
میرا اثر ہے دعویٰ دوزخ میں بیچ وہ چیلک
بکتا ہے پانی پانی مرزا غلام احمق

شاہین اقبال اثر

ج۔ مکرم و محترم، زید لطفہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! مرزائیوں سے مکمل قطع تعلق ہونا چاہیئے۔ ان کے ساتھ سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۔ سکول کے معاملہ میں کوئی بات ناگزیر ہو تو کر لی جائے ورنہ نہیں۔

۳۔ کھانے پینے میں اس کو شریک نہ کیا جائے۔

الغرض جیسی نفرت ایک کتے سے ہو سکتی ہے، موذیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس سے بڑھ کر نفرت ہونی چاہیئے۔ جو حضرات صاحبان مرزائیوں سے قطع تعلق اور مکمل بائیکاٹ پر راضی نہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ اور آپ کے دشمنوں سے تعلق رکھنے والے کے بعد آپ سے شفاعت کی درخواست کس منہ سے کریں گے۔

س۔ آج کل ویڈیو سینٹر (V:diocenter) اور کیسٹ لائبریری کی دکانیں دن بدن کھل رہی ہیں اور جب کھلتی ہیں تو اس میں قرآن خوانی کا اہتمام ہوتا ہے جس میں مسجد کے مؤذن خادم وغیرہ حصہ لیتے ہیں یعنی جو اپنے کو مسجد کا خادم یا مولوی کہلاتے ہیں اس میں شرکت کرتے ہیں۔ براہ مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے لوگوں کے بارے میں بتائیں جو اس میں شرکت کرتے یا کام کرتے ہیں۔

ج۔ گناہ کے کام کے لئے قرآن خوانی کرانا نہ صرف گناہ ہے بلکہ کرنے اور کرانے والوں کے حق میں اندیشہ کفر ہے۔

بقیہ: بزم

ہیں بندہ اپنے تمام رفقاء سمیت ختم نبوت یوتھ فورس جو ہمارے شہر میں علامہ ندیم کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے شامل ہو گیا ہے ہفت روزہ ختم نبوت کا شدت کے ساتھ انتظار رہتا ہے گویا میری زندگی کا ایک اہم مشغلہ ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ ہے اللہ تعالے اس رسالے کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک مقصدی طنزیہ انشائیہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان پائندہ باد

تحریر: مولانا علاؤ الدین ندوی

ذیل کا طنزیہ مضمون مولانا علاؤ الدین ندوی نے ہمیں ہندوستان سے بھجوایا ہے۔ اس کے مندرجات سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔ اس لئے کہ اس میں سیاسیات پر بحث کی گئی ہے اور ہمارا یعنی ہفت روزہ ختم نبوت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سیاست سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، ہم ان کے نقطۂ نظر کے طور پر یہ مضمون شائع کر رہے ہیں۔ اس میں موجودہ حکمرانوں کے لئے لمحۂ فکریہ بھی ہے۔ وہ سوچیں کہ کیا ملک عزیز پاکستان اسی جانب تو نہیں جا رہا جس کی نشاندہی مضمون نگار نے کی ہے ——— ادارہ

دو ہفتوں کے ذہنی کشاکش کے بعد بالآخر بے نظیر بھٹو کو پاکستان کی وزیر اعظم کی حیثیت سے نامزد کر دیا گیا۔ ہونا بھی یہی چاہیئے تھا۔ کیونکہ مذکورہ خاتون کو اکثریت کا ووٹ حاصل تھا۔ اور پاکستان کا "آئین" کہتا ہے کہ "انبوہ کثیر" جس کو چاہے اسی کو حکومت کے عہدے پر فائز ہونے کا حق ہے ——— عہد حاضر کا "جمہوری نظام" اسی "اصول" اور حقیقت میں اسی "بے اصولی" پر مبنی ہے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کو ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۴ء کے میورنڈم اور الیکشن نے اپنا حکمران اور قائد منتخب کیا تھا۔ تو جب تک وہ اس عہدے سے منسلک رہے اصول صدر رہے۔ لیکن اب جب وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تو مارشل لاء کے داعی، ڈکٹیٹر اور مطلق العنان قرار پائے۔ اس "جمہوری نظام حیات" کے آئین میں تبدیلی کرنی ہو تو اسی "جشن انبوہ" کے منتخب کردہ نمائندوں کی اکثریت تبدیلی کا مجاز ہو گی۔ آئین کے اختیارات کی رو سے ایک شخص وزارت عظمیٰ کے عہدہ پر فائز ہو جائے گا۔ تو پہلے ہی دن وہ اعلان کرے گا کہ سابقہ حکومت کے غیر آئینی قوانین منسوخ کئے جائیں گے۔ گویا جب تک وہ اس عہدے پر براجمان نہ ہو گیا تھا۔

اس "جمہوری نظام" کے آئین اور اصول سب کے سب انسانی فلاح وبہبود، ترقی کے ضامن اور فطرت انسانی کے ترجمان تھے۔ جونہی اس نے کرسی اقتدار پر قبضہ جمایا اب سب سے پہلے اس آئین کو تبدیل کرنا اور اپنی خواہش کے رو بہ بہائے جانا ضروری ہے کہ اب یہ غیر آئینی اور غیر انسانی قرار پائے۔ عصر حاضر کا جمہوری نظام اسی طرفہ تماشہ کا شاہکار ہے۔ ظاہر بات ہے ان "اصولوں" کا دین ومذہب اور عقل وفطرت کی باریکیوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ لیکن کوئی حرج نہیں کیونکہ یہاں چند دن گزارنا مقصود ہے قرآن نہیں پاکستان جیسے "اسلامی ملک" کی عوام کے سامنے عالم اسلام کے چیدہ چیدہ علمائے وقت کا فتویٰ شائع ہوا۔ کہ کسی ملک کی قیادت وسربراہی کے لئے کسی عورت کو حصہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس کے لئے بالکل ناجائز ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کرے علمائے اہل سنت الجماعت کے نزدیک کسی عورت کے لئے اعلیٰ قیادت کا جواز سرے سے ہے ہی نہیں لوگوں نے اگر کسی ایسی عورت کو نامزد کیا تو سرے سے شریعت کی رو سے حرام چیز کے حصول پر مدد کیا، تو اس

"اسلامی ملک" کے سربراہ وزیر اعظم نے پگل افشانی کی کہ ہمارے آئین میں تو ایسی کوئی شق موجود نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس "ہماری جمہوری شریعت" تو یہ کہتی ہے کہ ہم ہر اس نمائندے کو اپنا حاکم تسلیم کر لیں گے جس کو اکثریت پسند کرتی ہو۔

زہے نصیب! پاکستان پائندہ باد!!

زندگی کی کتنی فصلیں "خزاں" گزارنے کے بعد اب "بہاروں" کی کلیاں مسکرانے لگی ہیں۔ اب تو ہر جانب باغوں میں شگفتہ ہی شگفتہ پھول کھلیں گے اب خزاں کبھی واپس نہیں آئے گی۔ اب ہر شخص شیش محل میں زندگی بسر کرے گا۔ اور زیر آسمان آنے کا تو وہ فضا اس پر سایہ فگن ہوگا۔ اب سب شیر و شکر ہو کر رہیں گے۔ اب دودھ کی نہریں بہیں گی اور ایک ہی گھاٹ میں شیر و بکری اس سے سیراب ہوں گے۔ اب پاکستان ایک "تابناک مستقبل" کی طرف بڑھے گا۔ جہاں صرف "محبت اور مساوات" کا دور دورہ ہوگا۔ اب کبھی چشیدہ اور مزدور طبقوں کو "روٹی، کپڑا اور مکان" کی شکایت نہ ہوگی۔ اب سب چین کی بانسری بجائیں گے۔ اب عورت کبھی بھی گھر کی چار دیواری میں قید و بند، روٹی پکانے کا "نامعقول" پیشہ اور بچوں کی تربیت کا "غیر فطری" عمل نہ کرے گی، بلکہ مساوات کی لائنوں میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہوگی۔ اب وہ آرٹ کھیل کود اور اولمپک مقابلوں میں اپنی فطری صلاحیتوں "کو آشکار کرے گی ——

لیکن ان نعمتوں کے خوشہ چینوں کو کبھی یہ حقیقت فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس "جمہوری چمن" کو گل و گلزار بنانے کے لئے "خون حیات" سے سیراب کرنا پڑا۔ "خون حیات" کے یہ چشمے بھٹو اور ان کے فرزند ارجمند کی "قربانی" سے پھوٹے ہیں۔

اب اس مضحکہ خیز جمہوریت کی بازیافت کے بعد پاکستان بھی ترقی کی شاہراہوں پر چل کھڑا ہوا ہے۔ اب یہاں "زمین گراڈ" "مارکس آباد" کے نام سے آبادیاں قائم ہوں گی۔ اب معاشرہ انسانی میں حضرت آدم کے بجائے بندر اچھلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اب فنون لطیفہ اور قومی ثقافت کی بحالی ہوگی۔ اب جمہوریت کے لئے جدوجہد کرنے والے شہداء کے اسٹیچو نصب کر کے اتوار بازار کے سجتے ہوئے نقوش تابندہ کئے جائیں گے۔ اب خواتین کی ٹیمیں انگلینڈ، واشنگٹن اور ماسکو کا "تعلیمی سفر" کریں گی اور وہاں کی خدمت کا معین "دہن کر" جمہوریہ پاکستان "کے نظریہ کے فروغ کے لئے تشریف لائیں گی۔ اب محبت کے طربیہ نغمے گائے جائیں گے۔ اور شیریں فرہاد کے دور کو واپس بلایا جائے گا۔

اب علمائے حق پھر اپنے حجروں میں واپس چلے جائیں گے۔ کیونکہ ہم سب لوگ "مسلمان" ہیں۔ اور مسلمان ہی گھر لینے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام ہمارے ضمیر میں اس طرح رچا بسا ہے جیسے جسم میں روح اور پھول میں خوشبو۔ اب اخبار، ٹیلی ویژن اور فلموں سے سنسر شپ اٹھالیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے ثقافت کے فروغ میں قدغن عائد ہوتا ہے۔ اور زبان و قلم اور آرٹ کی آزادی پر حرف آتا ہے۔ اب قادیانیوں کے حق پر ساری پابندیاں منسوخ کر دی جائیں گی کیونکہ ان سے "انسانیت کی تذلیل" ہوتی ہے۔ اب افغان مجاہدین "کو جہاد کے نام پر دہشت گردی کی مزید اجازت نہ دی جائے گی۔ کیونکہ اس سے دو خداؤں میں سے ایک کی ناراضگی مول لینی پڑتی ہے۔

اب اردو کے فروغ کے لئے کوشاں رہنے اور آرڈیننس جاری کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اسلامی ثقافت کی زبان ہے۔ جو ہزار کسمپرسیوں کے باوجود زندہ رہنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اب فوجی میس، انٹرنیشنل پروازوں اور انٹر کانٹی نینٹل ہوٹلوں پر شراب پر پابندی عائد کرنے کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ اس سے "عالمی برادری" میں ہماری سبکی ہوتی ہے۔ اب پارکوں، فوجی چھاؤنیوں اور آبادیوں میں جگہ جگہ مسجدیں قائم کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی کیونکہ مسلمانوں کے لئے تو پوری زمین پاک صاف بنائی گئی ہے۔ وہ جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اب مذہب کا دائرہ کار متعین کیا جائے گا۔ کہ وہ مسجدوں اور درس گاہوں سے باہر سر نہ نکالے اور نکالے بھی تو ب کشائی کی جرأت نہ کرے۔ بنیاد پرستوں کو مکمل آزادی ہوگی بشرطیکہ وہ سیاست میں دخل اندازی نہ کریں۔ تبلیغ دین کی بھی اجازت ہوگی۔ اگر اس کے پیروکار کسی کی

بنگلہ دیش سے مولانا محمد ہارون کا مکتوب

تحریک تردید قادیانیت پر پاکستان کا واحد ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" ہمارے جامعہ بڑا کے تحت "دار المطالعہ" کے نام برابر موصول ہو رہا ہے اس کے مطالعے سے ہم سب طلبہ و اساتذہ جس قدر محظوظ ہوتے ہیں وہ بیان سے بالا ہے اس عظیم کارنامے کے لئے آپ حضرات کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے اس کے اظہار سے ہم عاجز ہیں بس خدائے ذوالمنن سے تہ دل سے دست بدعا ہیں کہ یہ دینی تحریک پورے عالم میں اور بھی کارگر اور اثر انداز ہو ہمارے بنگلہ دیش میں بھی کچھ مرزائیت کی چالوں کے لئے کچھ لوگ سرگرم ہیں ایسے میں یہ رسالہ ہمارے لئے اکسیر اعظم ثابت ہوا ہے ہمارے پاس شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

احقر محمد ہارون ناظم مدنی دار المطالعہ جامعہ عربیہ نصیر الاسلام نازیر ہاٹ چاٹگام بنگلہ دیش

"پرائیویٹ زندگی" اور "ذاتی معاملہ" سے تعرض نہ کریں۔ جمہوریہ پاکستان کے ہر فرد کو زندگی کے تمام امور و معاملات میں "مکمل جمہوریت"۔ "مکمل آزادی" کی نعمت میسر ہوگی۔ جو یہاں چاہے زبان طعن دراز کرے۔ جو چاہے میڈیا میں پیش کرے۔ زندگی کی جیسی راہیں چاہے متعین کرے۔ جن خیالات کا چاہے اظہار کرے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں۔ ہاں ایک چیز کی پابندی کا ضرور بالضرور خیال رہے اور وہ یہ کہ اس "مقدس جمہوریت" کے "سربراہ اعظم" کے خلاف اپنے لوح قلم کو جنبش نہ دے۔ بلکہ وہ تاب سخن ندارد" کا ورد کرتا رہے۔ اور "جمہوریت" کے فروغ میں دل وجان سے سعی و جدوجہد کرتا رہے۔

اب پاکستان کے "قومی شاعر" کے کلام کی بھی مادی، جدیدیاں اور "جمہوری" "تشریح" عمل میں آئے گی۔ ان کے کلام سے ان کے مارکس نواز ہونے کا ثبوت تو پہلے ہی پیش کر دیا گیا ہے۔

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

اس تناظر میں ان کے بیشتر اشعار "لغو" قرار پائیں گے جن میں انہوں نے "قرون وسطیٰ کی تہذیب" کی طرف مسلمانوں کو واپس جانے کی دعوت دی ہے یا مابعد الطبیعاتی مسائل کو موضوعِ سخن بنایا ہے بعض اشعار ایسے بھی ملیں گے۔ جن میں سے ہر شعر "تضاد" سے عبارت ہوگا۔ جس کا ایک مصرعہ بالکل لغو قرار پائے گا۔ تو اسی شعر کا دوسرا مصرعہ مبنی برحق و صداقت ہوگا۔ مثلاً ان کا یہ فرمانا

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

صد حیف! اقبال جیسے قد آور فلسفی مسلمانوں کو "بدلنے" کی دعوت دیتے ہیں، کس قدر لغو ہے۔ یہ مصرعہ "مسلمان" جو پشت ہا پشت سے مسلمان گھرانے میں پیدا ہوتا آیا ہے۔ کیوں بدلے!! اس کے "ازلی مسلمان" ہونے کی شہادت تو خود قرآن نے پیش کر دی ہے۔ فرمایا هو سمكم المسلمين۔ اس نے تمہارا نام ہی مسلمان رکھا۔ بدلنا کیا معنی؟! اور ہم بدلیں کیوں؟ جبکہ ہماری "مسلمان پوزیشن" تو انیسویں بیسویں صدی سے پیشتر کے مسلمانوں کی حالت زار و نزار سے بہتر و افضل ہے کیا خود اقبال نے نہیں فرمایا

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفانِ مغرب نے
تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی

لیکن اس شعر کا دوسرا مصرعہ تاریخی شہادت و صداقت کی ایک دستاویز ہے۔ فقیہان حرم کی بے توفیقی بلکہ بد توفیقی ___ کے قائل تو ہم پہلے ہی سے ہیں۔ دیکھئے ناگران کی بدتوفیقی کے لئے صرف اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہوگا کہ دنیا کی دو سپر طاقتوں نے (جن کے غمزدہ اشارہ سے قوموں کی تقدیر بدل جایا کرتی ہے) جن ترقی پسند نظریات کو اپنے یہاں جگہ دے رکھی ہے۔ "مملکت خداداد" نے ان دونوں ہی کے جوہر کو اپنے اندر سمو لیا ہے یہاں امریکہ کی جمہوریت کا آب زلال بھی کشید لایا گیا ہے اور مارکس لینن کے زریں و تابناک اصول بھی لیکن آپ دیکھیں گے کہ فقیہان حرم ہی کہ ہماری اس "جمہوری و انسانی طرز عمل" کی مخالفت کرتے تھکتے نظر نہ آئیں گے۔ اس انداز کی توضیح و تشریح کرنے والے نکتہ شناس اب پیدا ہوں گے جو بہت دور کی کوڑی لائیں گے۔ پڑھنے والے پڑھیں گے اور جھومیں گے۔ اور بعید نہیں کہ غش غش کھا کر غش بھی کھا جائیں۔

۱۷ اگست کے بہاولپور کے ہوائی حادثہ (جو ضیاء الحق کو شہادت عطا کر گیا) کے بعد اہل دل نے ایک عجیب و غریب آواز سنی۔ انہوں نے سنا جیسے کوئی "جشن انبوہ" نعرہ زن سے قہقہے لگا رہا ہے ان قہقہوں کی فلک شگاف آوازوں سے دشت و جبل گونج رہے ہیں اور قہقہے لگانے والے آپے سے باہر ہو کر پیٹ کے بل زمین پر لوٹ پوٹ رہے ہیں ___ انہوں نے محسوس کیا کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں ایسی ہی قہقہوں کی ڈراؤنی آوازیں سنائی دی تھیں۔ حضرت عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، حسینؓ اور عبدالعزیزؒ کو جام شہادت پلانے والوں نے اسی انداز کے قہقہے لگائے تھے ضیاء الحق کی موت سابق بزرگ ترہستیوں سے اپنی کیفیات میں ضرور مختلف تھی۔ لیکن سازشوں کے تانے بانے یکساں نوعیت کے تھے۔

صدر ضیاء الحق کو بہت بھاری اکثریت نے ریفرنڈم اور بعد میں عام انتخابات کے ذریعہ اپنا رہنما تسلیم کیا تھا۔ وہ اسی پاکستان "آئین" کی رو سے آئینی صدر تھے۔ لیکن یہ "بھاری اکثریت" غالباً آج "اسلام" چھوڑ کر "جمہوریت" میں گھل مل گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ "بھاری اکثریت" نہ اسلام کی شیدائی ہے نہ جمہوریت کا وفادار، وہ تو صرف ایک ہی مذہب ہے۔ ابن الوقتی اور مفاد پرستی کی پیروکار جو وہ دیکھتا ہے کہ جس سمت وہ چڑھتا ہوا سورج ڈھل رہا ہے اسی رخ ہو کر اس کی پوجا کرنے لگو۔ کل تک ضیاء الحق کا گیارہ سالہ دور حکومت جو خوب سے خوب تر کی راہ پر گامزن تھا وہی آج ناخوب ہو چلا۔ جس مسلم بے باک نے قوم کو ملک کو مذہب کو اور عالم اسلام کو آبرو و سربلندی بخشی۔ آج اسی کے دور کو آمریت کا نام دیا جا رہا ہے اور اس کو خود مختار، مطلق العنان اور ڈکٹیٹر کے القاب سے نوازا جا رہا ہے۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب غلطاں و پیچاں ہیں اور جن کا احساس سود و زیاں موت کی نیند سو گیا ہے۔

اگر غیرت دینی کی کوئی رمق موجود ہے تو "اسلامی جمہوریہ پاکستان کی مائیں" ضیاء الحق جیسا مرد مومن شاہین صفت اسلام کا فرزند ارجمند اور غیور و بے باک و پاک طینت مسلمان پیدا کریں، کسی خاتون کو حکومت واقتدار کا کلیدی عہدہ سونپنے والے لاکھوں افراد ایسا کوئی ضیاء الحق پیش کریں جو بیاباں کی شب تاریک

میں تبدیلی نہ آئی ہو۔ ایسا ضیاء الحق جس کا دل خشیت الٰہی سے لرزاں و ترساں رہتا ہو۔ جو محبت رسولؐ کا جام ولا پی کر وارفتہ ہو۔ جو صوم صلوٰۃ کا پابند اور اذکار و نوافل کا خاص اہتمام کرتا ہو۔ جو تہجد کے لئے نیم شب سے وضو کرتا ہو۔ جو خانہ کعبہ جیسے مقدس ترین مقام پر بھی امامت کے مصلیٰ پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ جس کی ہر ادا اور ایک ایک عمل اور فکر و سوچ کا ہر زاویہ مسلمانوں کی سربلندی کی خاطر وقف ہو۔ جو اسلام کے مزاج اور سلامتی کے نازک مرحلوں سے آگاہ ہو۔ جس نے حکمت و سوجھ بوجھ سے وافر حصہ پایا ہو۔ جو تاریخ میں صرف اور صرف پہلی بار اقوام متحدہ جیسے کافرانہ ماحول میں بھی کلام الٰہی کے ایمان افروز زمزموں سے اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہو۔

چہ کرئی ایسا ضیاء الحق پاکستانی ماؤں کی گود میں یا "جشن انبوہ" کی ہر رنگ قطاروں میں ہوا نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ یہ کہے "میں گنہگار تو بیت اللہ حاضر ہونے کا بھی مستحق نہیں لیکن یہ سعادت کیا کم ہے کہ مجھے ہر سال کم از کم ایک بار ضرور زیارت حرمین شریفین کی نعمت مل جاتی ہے"، کون ہے آپ میں اس جیسا جو خدا کی وحدانیت، قہاریت، اور اس کی قوت کاملہ پر یقین محکم رکھتا ہو۔ جو نفس مطمئنہ کا مالک اور ایمان غیر متزلزل سے مالا مال ہو۔ اور اپنے ملک کو صرف اور صرف اسلامی قوانین و اقدار سے مزین کر دینے کا آرزومند ہو۔ جو بانگ دہل یہ اعلان کرے کہ پاکستان میں صرف اسلامی نظام ہی چلے گا۔ اور حتی الوسع اسے بروئے کار لانے کے لئے جدوجہد بھی کرتا ہو۔ جو نظام عشر و زکوٰۃ اور بلا سود بینک کاری کے نفاذ کے لئے انتھک کوشش کرے۔

جو سیرت رسولؐ کو زندگی کے ہر شعبہ میں عام کرنے کا بیڑا اٹھائے۔ جو قرآن بعد دین کو سیاست کے کوچے میں نہ صرف اس کا ہمدم و ہمسفر بنائے بلکہ پہلے کو دوسرے کا رہنما بنائے۔ جو ساری دنیا کے مسلمانوں کے مسائل کو اپنی ذات کا مسئلہ سمجھے۔ جو فکر کا وہ زاویہ اور سوچ کی ایسی اپچ دے جائے جو اسلامی تاریخ کا زریں باب کہلانے کا صحیح معنوں میں مستحق ہو سکے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

ایک طویل عرصہ تک دلوں پہ پاکستان کی اسلام نوازی کا بھرم قائم تھا۔ ضیاء الحق کے گیارہ سالہ دور حکومت میں اس بھرم کو مزید استحکام اور زندگی ملی تھی۔ لیکن پچھلے نومبر کے الیکشن کے نتائج نے اس "بھرم" کی عمارت کو زمین بوس کر دیا۔ اس میں بنیادی کردار اس "جشن انبوہ" نے ادا کیا ہے۔ آپ چاہیں تو اب بھی ان کو اسلام نواز کہہ لیں۔ لیکن ان کی اس اسلام نوازی کے حدود و قیود کی وضاحت کرنی پڑے گی ـــــ انہوں نے اسلام نوازی کیلئے مسجد کا احاطہ مقرر کر رکھا ہے جہاں وہ ہر ہفتہ ایک بار جا کر اس کا اظہار کر آتے ہیں۔ سیاست و حکمرانی کے صاف ستھرے، کشادہ ماحول کو انہوں نے مذہب کے فرسودہ اصول "تنگ نظری اور انتہا پسندی" کی آلائشوں سے دور ہی رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو کچھ ہوا وہ غیر متوقع بھی نہیں تھا۔ لیکن کیا کیا جائے کہ "جمہوریت کی بحالی" میری مشتاق نظر کو اس صدی کے اس خونچکاں داستان کی طرف موڑ دیتی ہے۔ جب ترکی قوم کے افق پر کمال اتاترک جیسا "ہیرو" و "نجات دہندہ" بن کر ابھرا تھا جس نے اپنی الحادیت کے طوفانِ بلا میں پوری امت مسلمہ کو ذلت و رسوائی سے ہمکنار کر دیا ہے

چاک کر دی ترکِ ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اقبال کا یہ حسین پیکر اور تاریخ کی یادداشت و امانت کو اپنے اندر سموئے ہوا جراءت و رعنا شعر بار بار میرے ذہن پر انگڑائیاں لے کر میرے ناموس مصطفیؐ کو جھنجھوڑتا اور للکارتا رہتا ہے بتائیے اس شعر کو کیسے اپنے ذہن سے "کھرچ" کر نکال باہر کروں؟!!!

خوشخبری
حل سوالات مفتاح النجاح
شہادۃ العالمیہ اور دورہ حدیث شریف کا امتحان دینے والے طلباء کرام کے لئے ایک نادر علمی تحفہ کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک کے تقریباً ۱۴۰ مسائل کو زیر بحث لایا گیا ہے

فیض کثیر
ـــ مرتبہ ـــ
مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی
اس کتاب میں قرآن و حدیث و بزرگان دین سلاسل اربعہ کے منتخب و مجرب اوراد و وظائف جمع کئے گئے ہیں ہر قسم کی پریشانیوں، بیماریوں، بے روزگاری، اصلاح اعمال کے وظیفے و اوراد موجود ہیں۔
صفحات ۱۳۶ ـ قیمت ۱۵ روپے ـ علاوہ ڈاک خرچ
ملنے کا پتہ
ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا گارڈن
اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

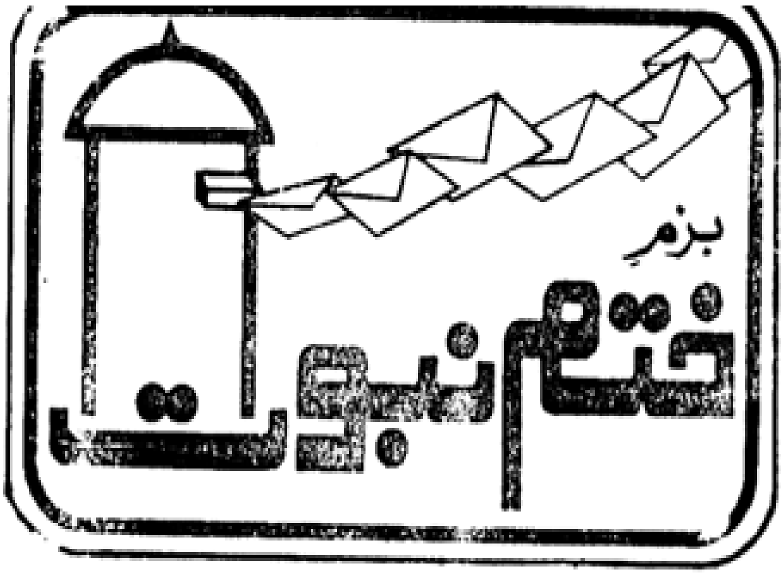

احمق قادیانی

شہریار احمد کورائی ، صابر حسین کوئٹہ

ہفت روزہ باقاعدگی سے مطالعہ کرتے ہیں اس میں تمام تحریریں اثر انگیز ہوتی ہیں اور جس پاک مقصد کیلئے آپ کی جدوجہد جاری ہے وہ قابل ستائش ہے۔ میں اور میرے ساتھی بھی اس میں اپنی ناچیز تحریر سے بار آور ہونے کی خواہش رکھتے ہیں بزم ختم نبوت سے نعیم اللہ صاحب سرگودھا کی بات کو صد فی صد تسلیم کرتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہفت روزہ ختم نبوت اپنے معیار کے لحاظ سے ایک منفرد جریدہ ہے اور اس کے پڑھنے والے جواب اور معلومات سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہاں یقیناً اس کے مطالعے سے ان کی معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ ثواب میں بھی یقیناً اضافہ ہوتا ہوگا۔ لازم کے شمارے کے صفحہ ۲۰ پر چھوٹے کالم کے ساتھ بالکل درست کہا گیا ہے کہ تحریر واستعمال میں غلام احمق قادیانی لکھی جائے۔

مرزائیوں کے سر پر چوٹ

محمد اشتیاق ، دربار گڑھی شاہو شہر

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدہ پڑھتا ہوں یہ رسالہ مرزائیوں کے سر پر ... چوٹ ہے الحمدللہ جماعت کی ... نہیں رہتا اور یہاں کے لوگوں کے دلوں میں سخت نفرت ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی مرزائی یہاں تبلیغ کرنے آجائے تو یہ لوگ اسے زندہ واپس نہیں جانے دیں گے یہاں ایک ملعون ... تھا اسے ... بد ... کے دو ... ان نام کمپنی کی کوئی چیز لانا پسند نہیں کرتے ہیں اور یہاں ... خطیب ... قاضی ... زماں صاحب کو خدا زندگی ...

وہ انہوں نے مرزائیوں کے خلاف باقاعدہ پرچہ میں ایک موضوع رکھا ہوا ہے اور مرزائیوں کے خلاف تفصیل سے باخبر رکھتے ہیں۔

مرزائیوں سے سخت نفرت

زرقا سیٹھی ، اٹک سٹی

یہ رسالہ بہت اچھا ہے یہ قادیانیوں کے لئے ایک تلوار ہے جب سے آپ کا رسالہ پڑھنا شروع کیا ہے مجھے قادیانیوں ... سے سخت نفرت ہوگئی ہے خدا انہیں غارت کرے ہمارے شہر میں ایک ڈاکٹر بھی قادیانی ہے پہلے میں اس کے پاس جاتی تھی مگر اب کبھی بھی اس کی دکان پر نہیں جاؤں گی اور دوسروں کو بھی اس کی دکان پر جانے سے منع کرتی ہوں آپ نے رسالے کی قیمت ۳ روپے کردی ہے اگر آپ اس رسالے کی قیمت دس روپے بھی کردیں تو تب بھی ہم اسے لیں گے۔

مرزا طاہر کے مباہلہ کا منظوم جواب

... محمد ... اکبر ... ٹوبہ ٹیک سنگھ

از ... شاہینہ ناز ... بیاں

مکرمی مدیر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کوئی ... شدہ ایک سائیکلوسٹائل چٹھی کی فوٹو کاپی ارسال کرچکا ہوں۔ مرزا طاہر کی "دعوت مباہلہ" کا منظوم جواب "ختم نبوت" میں اشاعت کے لئے پیش خدمت ہے۔

- نام ہے طاہر اور تیرا کردار خبیث
  گندی فطرت اور تیرے اطوار خبیث
- دادا تھا خود کاشتہ پودائے انگریز
  اور پردادا ملت کا غدار خبیث
- دادے تیرے کے بھائی انگریزوں کو
  پیش کئے تھے چودہ گھڑ اسوار خبیث
- ربوے کی اس فرم نے اک سے ڈھائی بیا
  ناصر ہر خواہ اس کے سب مختار خبیث
- پہلے مجدد پھر دعویٰ موعود مسیح
  آخر بن بیٹھا نبی مکار خبیث
- گرم خاک تھا نہ آدم زاد بشر
  تھا وہ حقیقت میں انسانوں کی عار خبیث
- گاڑی کو ٹھہرایا خود کانا دجال
  مگر اسی پر سفر کیا مردار خبیث
- اپنی بہو کی ایک دوشیزہ رشتہ دار
  نظروں میں جچ گئی بس دل بیٹھا ہار خبیث
- باپ نے اس کے رشتے سے انکار کیا
  کرتا پھر بدمعاش رہا اصرار خبیث
- جب وہ خلیفہ احمد بیگ کے گھر پہنچی
  پھر بھی نہ پیچھا چھوڑا اس عیار خبیث
- اس کا باپ اور خاوند مر جائیں گے زود
  چھوڑ دیا الہام اس نابکار خبیث
- ... ہو کر آئے گی گھر میرے ...
  ... کاذب ... خبیث
- اس کی حسرت میں مرزا مردار مرا
  ... اور ... ہو کر خوار خبیث
- ... جب پوچھا
  ... مجھے ... خبیث

- اس کا مطلب تم کیا سمجھو گے مُلّا
  اخبث اس کا قائل ہے گفتار خبیث
- اس کی نسل سے اک جنّی بیاہ لائے گا
  مرزا جی کی نسل سے اک بدکار خبیث
- جس کے الہاموں کا مصباح ہو یہ حال
  اس کے ماننے والے ہیں اشرار خبیث
- باسی کڑاہی میں پھر اک بار اُبال آیا
  لندن سے جب کھولا منہ گفتار خبیث
- لکھ نرڑق دھوت دی سگ بچہ نے
  مرتے مرتے بھگی لی اک بار خبیث
- لاش یہ اب لندن ہی میں دفنائیں گے
  نوکر چاکر انگریزی سرکار خبیث
- ایک ہی دھکا اور لگا دو کافی ہے
  ڈھانے کو مرزائیت کی دیوار خبیث
- مجھ کو مباہلے کی یہ دعوت ہے منظور
  کرشن کنہیا کے اے برخوردار خبیث
- آمیدان میں مل کر مصباح کریں دعا
  پھر تم مر کر داخل ہو فی النار خبیث

◉◉◉

صدر، وزیر اعظم، وزیر اطلاعات و

مذہبی امور کے نام ایک کھلا خط

محترم حضرات آج پھر عرض ہے کہ قادیانی اخبار "الفضل" کا دوسرا پرچہ صفحہ ۲۹-۱۱-۸۸ ہمارے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ سیدنا مرزا طاہر احمد لما جماعت احمدیہ کی صحت اچھی ہے انہوں نے تمام احمدیوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بھجوائی ہے اور پہلے صفحہ پر یہ بھی درج ہے " میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تاخیر میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے " اور پھر یہ بھی درج ہے مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے اس سے مرزا طاہر اور الفضل کا ایڈیٹر نسیم سیفی مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں جو آئین پاکستان اور صدارتی آرڈیننس صفحہ ۲۰۰ ۲/۳ کی کھلی بغاوت خلاف ورزی اور توہین ہے اس طرح کی بغاوت اور خلاف ورزی ملکی قوانین کی وجہ سے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے اس اخبار پر پابندی لگائی تھی جو ۴ سال تک جاری رہی اب اس اخبار پر سے پتہ نہیں کسی خفیہ طاقت نے پابندی ہٹائی ہے اور پابندی ہٹنے کے بعد اس نے آئین پاکستان اور صدارتی آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸ کی روزانہ بغاوت اور خلاف ورزی شروع کر دی ہے جو پاکستان کی سلامتی استحکام اسلام اور پاکستان کے دس کروڑ مسلمانوں کیلئے نہایت خطرناک ہے اور اس طرح وہ مزید مسلمانوں کو قادیانی متوجہ بنائیں گے۔

لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ الفضل ربوہ آج ہی دوبارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کرنے کے لئے اس کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے اور نسیم سیفی اور الفضل کے پرنٹر، پبلشر اور اس کے چھاپنے والے پریس کے مالک کو تین تین سال قید اور پچاس پچاس ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دلانے کے لئے آج ہی ان کے خلاف مقدمات درج کرائے جائیں اللہ تعالیٰ اور ان کے آخری نبی جناب حضرت محمد مصطفےٰ آپ سے بہت زیادہ راضی اور خوش ہوں گے۔

آپ کے جواب کا منتظر

منظور الٰہی ملک اعوان امیر عالمی مجلس سیالکوٹ

رسالہ سے میرا عہد

راجہ محمد نواز ۔ گاجھوتہ کھاریاں

ہفت روزہ ختم نبوت بہت بہترین رسالہ ہے جسے پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے مجھے کام کی باتیں ملتی ہیں مجھے اس رسالے سے چھ ماہ قبل واسطہ پڑا جب میں نے اس کا پرچہ غور و فکر سے مطالعہ کیا تو میں نے عہد کر لیا ہے کہ اپنی زندگی میں اسے نہیں چھوڑوں گا اب میں اس رسالہ کو بڑے شوق سے پڑھتا ہوں الحمد للہ دوسرے رسالے چھوڑ دئیے ہیں جب ایک پڑھ لیتا ہوں تو دوسرے کی بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے بہت سی معلومات ملی ہیں اللہ کرے ان قادیانیوں کا مبارک وطن سے خاتمہ ہو جائے۔

قادیانیت پلیٹ ہو رہی ہے

جمال الدین افغانی ممن بلوچ ۔ ٹنڈو

رسالہ بہت پسند آیا آپ کی مساعی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے مضامین سے قادیانیوں کی کرتوت ہے اور ان کا صفر یہ نام ہو جاتا ہے چندہ ختم نبوت کا پروانہ ہے۔

ہم جہاد کریں گے

محمد قاسم تاسمی طرح کبدانی چکان پنجگور

ہفت روزہ ختم نبوت باطل کیخلاف جہاد کر رہا ہے یہ رسالہ بہت اچھا ہے میں پابندی سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں یہاں شیزان کا بائیکاٹ ہے میں اس رسالہ کا شروع سے ہی مطالعہ کر رہا ہوں مجھے اس سے بہت سی معلومات حاصل ہوئی ہیں

تمام کارکنوں کو مبارک باد

قیصر محمود ۔ ۔ ۔ رحیم یار خان

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا عرصہ سے قاری ہوں یہ رسالہ مجھے تمام رسالوں سے اچھا لگتا ہے اس کا ہر ہفتہ شدت سے انتظار رہتا ہے اتنا اچھا رسالہ نکالنے پر میری طرف سے ختم نبوت کے تمام کارکنوں کو بہت بہت مبارک باد قبول ہو۔

میری زندگی کا اہم مشغلہ

ملک عبد الحنان ۔ ۔ میانا بازار خانپور

میں گورنمنٹ ڈی کالج خان پور میں فسٹ ایئر کا طالب علم ہوں ہر جمعۃ المبارک جامع مسجد غلہ منڈی خانپور میں حضرت علامہ مولانا محمد عبد الکریم ندیم کی امامت میں ادا کرتا ہوں ہماری اکثر نوجوان رفقاء مولانا موصوف سے متاثر ہیں مولانا چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں انہوں نے ہمیں ہفت روزہ ختم نبوت۔ بلاقیمت پڑھنے کے لئے دیا۔ رسالہ پڑھ کر دل میں قادیانیوں کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا اس میں اخبار ختم نبوت بزم ختم نبوت اور نونہالان ختم نبوت کے صفحات بڑی معلوماتی دلکش اور اقوال زریں سے معمور ہوتے

باقی صفحہ پر

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

امتحان

میمونہ طاہرہ ...... سرگودھا

جوں جوں رات گزرتی چلی جاتی تھی بچے کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ سہما ہوا تھا اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ والد نے بچے سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ کل میرے استاد نے پچھلے اسباق سننے ہیں اور میرا امتحان ہے اس لئے میں پریشان ہوں کہ کہیں اپنے ٹیسٹ میں فیل نہ ہو جاؤں۔ والد یہ سن کر دل ہی دل میں سوچنے لگا کہ یہ بچہ اپنے استاد کا جواب دہ ہے پھر اتنا گھبرا رہا ہے۔ ایک کل مجھے بھی اپنے آقا اور مولیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے اور پھر اس رات باپ کو بھی نیند نہ آئی اس نے بھی آخرت کے لئے توبہ کی اور بڑے امتحان کی تیاری کرنے لگا۔

باغی نہ بنو

نور محمد شاکر ...... پتوکی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اللہ کے حکم کے خلاف چلنے والا اللہ کا باغی ہوگا دنیا کے بادشاہ اپنے باغی کو سرعام تختہ دار پر لٹکا دیتے ہیں اور زیادہ سے بڑی سزا وہ دنیا میں دے سکتے ہیں اور دیتے ہیں یہ تو ہوئی دنیا کے بادشاہ سے بغاوت کی سزا۔ اب جو ہر چیز پر قادر ہے اس سے بغاوت کی سزا.....! اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس وقت فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس جس نے ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ صرف آدم کو سجدہ نہ کرنے کی خلاف ورزی پر ستر ہزار سال کی عبادت ضائع ہوگئی، مردود ہوگیا اور شیطان ٹھہرا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا ایک حکم نہ ماننے کی سزا ہے۔ اب جو نماز نہیں پڑھتا وہ احکم الحاکمین کی ایک دن میں پانچ مرتبہ حکم عدولی کرتا ہے۔ ایک حکم نہ ماننے سے سب فرشتوں کا استاد مردود ہوا تو جو دن میں پانچ مرتبہ حکم کی نافرمانی کرے اس کا کیا حشر ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق صرف نماز کا ہے جب یہ نماز کی دیوار ہٹ گئی تو کوئی آڑ نہیں۔ اور آپ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کفر کے قریب پہنچ گیا۔ اب کفر سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ پانچوں وقت نماز کو پابندی اور اہتمام کے ساتھ پڑھیں۔ چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ مسلمان اور کافر کے درمیان تفریق ڈالنے والی نماز ہے۔ ایک دن صبح کی نماز کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے میں نے دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ میں پتھر لے کر نیچے پڑے ہوئے آدمی کے سر پر مار رہا ہے اور جب وہ پتھر اس کے سر پر مارتا ہے تو اس کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور پتھر اچھٹ کر دور جا پڑتا ہے اتنے میں جب وہ پتھر لینے کے لئے جاتا ہے اس کا سر درست ہو جاتا ہے وہ پتھر پھر پوری زور سے اس کے سر پر دے مارتا ہے اور سر پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کرتا ہے میں نے فرشتوں سے دریافت کیا کہ کون آدمی ہے اس نے کیا جرم کیا ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہے جو اپنی نیند کی وجہ سے فرض نماز چھوڑ دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پانچوں وقت اہتمام کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

حضرت لاہوریؒ کا اخلاص فی الدین و استغناء

قاری محمد عبداللہ شاد [illegible]

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مرید خاص حضرت محمد صاحب شیخ الحدیث اشرف العلوم شجاع آباد نے بندہ کو حضرت لاہوریؒ کے اخلاص کا واقعہ سنایا۔ فرمایا ایک دفعہ امرتسر کے قریب کسی بستی کے رہنے والے ایک صاحب حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ حضرت بستی میں جلسہ کا پروگرام بنایا ہے جس میں آپ کی دعوت لینے کی غرض سے آیا ہوں۔ حضرتؒ نے فرمایا میری دعوت تین شرائط کے ساتھ قبول کرتا ہوں۔ بصورت دیگر دعوت قبول نہیں ہے۔ صاحب دعوت نے عرض کیا حضرت فرمائیے وہ شرائط کیا ہیں فرمایا پہلی شرط یہ ہے کہ جب میں آپ کی بستی والے اسٹیشن پر اتروں گا تو اسٹیشن پر میرے استقبال کے لئے کوئی موجود نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کھانے کا انتظام نہ کرنا ہوگا۔ شرط سوم یہ ہے کہ تبلیغ و دعوت کے بعد بوقت روانگی کوئی ہدیہ بھی قبول نہ کروں گا۔ یہ شخص صاحب دعوت حضرت

کی شرائط سن کر دل میں کہا شرائط تو بہت سخت ہیں
لیکن حضرت لاہوریؒ کی جلسہ پر آمد بھی ضروری ہے
سوچ کر بتایا کہ حضرت شرائط منظور ہیں۔ حضرت لاہوریؒ
حسب وعدہ تاریخ مقررہ پر صاحب دعوت کے ہاں پہنچے
اسٹیشن پر استقبال کرنے والا بھی کوئی موجود نہ
تھا۔ شرط اول یوں پوری ہوئی شرط دوم حضرت لاہوریؒ
نے وعظ سے قبل اپنے خادم خاص سے فرمایا [illegible]
[illegible] فرما کر ممبر نبوی پر بیٹھ کر وعظ فرمایا۔ دوسری
شرط یوں پوری ہوئی تیسری شرط یوں مکمل ہوئی اسٹیشن
پر چھوڑنے کے لئے صاحب دعوت جب واپس چلا گیا
تو ایک ناواقف آدمی نے حضرت لاہوریؒ کو آکر سلام کیا
دس روپے ہدیہ پیش خدمت کیا حضرت نے [illegible]
کرنے لگے اس سے پوچھا تو [illegible]
آیا ہوں آج جلسہ تھا [illegible]
کا مجھے علم نہیں ہے یوں حضرت لاہوریؒ کی اللہ رب العزت
نے غائبانہ مدد فرمائی کیونکہ اللہ کے دین کو [illegible]
قوم کے سامنے پیش کیا۔ اللہ کریم نے [illegible]
دنیا میں ہی انتظام فرما دیا!

حضرت ابوبکر صدیقؓ

[illegible]

اعجاز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

مرسلہ: عبدالوحید انگہ۔ وادی سون ضلع خوشاب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سب سے بڑا معجزہ عصا تھا جس نے اژدہے کا روپ دھار کر فرعون کے ساحروں کی سانپ نما رسیوں کو ہڑپ کر کے معجزہ اور سحر کے فرق کو واضح کر دیا تھا۔ اور جسے دیکھ کر فرعون کے جادوگر بے ساختہ پکار اٹھے تھے۔ ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے (یعنی) موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ [1]

اسی نوعیت کا واقعہ پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آیا۔ یمن کے ضماد بن ثعلبہؓ ازدی عرب کے مشہور ساحر تھے اور علاج معالجہ اور جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے۔ علم و حکمت سے انہیں خاص شغف تھا غالباً اسی لئے آپ سے محبت کرتے تھے۔ وہ کسی کام کی غرض سے مکہ معظمہ آئے ہوئے تھے کہ انہوں نے یہ چرچا سنا کہ آپ پر جنات کا اثر ہے۔ اعدائے اسلام کا یہ غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈہ سن کر ضماد ازدیؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور علاج کرنے کی [illegible] پیش کش کی آپ نے فرمایا بیشک [illegible] سنو اور اس کے ساتھ ہی کلمات حق نبوت کی زبان اعجاز سے نکلے اور سیدھے دل کی گہرائیوں میں اترنے لگے۔ اس نے عالم حیرت [illegible] آپ فرما رہے تھے

[illegible] اللہ کے لئے ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں [illegible] مدد کے طلب و آرزو رکھتے ہیں [illegible]

(یعنی معبود و محبوب اور مطلوب و مقصود) نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں اس بات کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور اس کا بندہ ہے

صداقت و طلاقت نے آپ کے کلام کو معجزہ بنا دیا تھا جسے سن کر حضرت ضمادؓ مسحور ہو کر رہ گئے۔ انہوں نے جو کچھ سنا تھا ان کی دل کی دنیا میں حسین و منور انقلاب ہونے کے لئے کافی تھا۔ لہذا ان کے دل کی آرزو یہی ہوئی کہ آپ یہی بار بار سنا جائے۔ تاکہ وہ کلمات بار بار فردوس گوش بنتے رہیں۔ چنانچہ ان کی التجا پر آپ نے یہ کلمات جن کی قسمت میں وعظ و بلاغت کی زینت اور زندہ و جاوید ہونا لکھا تھا تین بار دہرائے حضرت ضمادؓ کی دنیائے دل میں تو ایمانی لمحہ تو پہلے ہی آچکا تھا۔ اور اس کی کایا پلٹ چکی تھی انہوں نے فرط شوق و طرب سے آپ کے دست مبارک کو تھاما اور بیعت کی اور تحریک اسلام میں شامل ہو گئے۔

(ماخوذ از پیغمبر اعظم و آخر۔ از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر)

قاری عبدالباسط صاحب پر مضمون

ضروری وضاحت

شمارہ [illegible] میں عالم اسلام کے نامور قاری الشیخ عبدالباسط عبدالصمد پر مضمون شائع ہوا اس میں مضمون نگار کا نام سہواً درج ہونے سے رہ گیا تھا یہ مضمون [illegible] طارق محمود صاحب فیصل آباد کا تھا قارئین تصحیح فرما لیں۔ [illegible] ادارہ

اخبار ختم نبوت

وفد ختم نبوت کی دو وفاقی وزراء سمیت ۶۵ ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں

رپورٹ: محمد رفیق اللہ حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا حضرت امیر مرکزیہ کی زیر صدارت مرکزی دفتر ملتان میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں حالیہ انتخابات کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کے فرمان پر مجلس کا دو رکنی وفد اسلام آباد بھیجا گیا جس میں مولانا نذیر احمد طوفانی اور مولانا عبدالرؤف انجم شامل تھے وفد نے اسلام آباد کے علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور قادیانیوں کے خلاف قانون پر عملدرآمد کرانے کی درخواستیں پیش کیں چونکہ قادیانیوں کے سالانہ تبلیغی جلسے کا دوبارہ اعلان ہو گیا تھا تو وفد کے اراکین نے قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن سے بھی ملاقاتیں کیں اور مولانا کو تازہ صورت حال سے آگاہ کیا مولانا نے وزیراعظم کی اس نازک مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جنہوں نے ہمدردانہ توجہ کرنے کا وعدہ کیا وفد نے مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد اسلام آباد سے مولانا احسان اللہ کی معیت میں مذہبی امور کے وزیر مملکت خان بہادر خان سے بھی ملاقات کی وزیر مذہبی امور کو حضرت امیر مرکزیہ کی طرف سے ایک یادداشت بھی پیش کی گئی اور قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا گیا وزیر مذہبی امور نے وفد کے اراکین کو یقین دلایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ سب سے پہلے ہماری حکومت نے حل کیا تھا اور اس کا تحفظ بھی ہمارا فرض ہے وفد کے اراکین نے قومی اسمبلی کے تقریباً ۶۵ ممبران سے ملاقاتیں کیں وزیر داخلہ کو بھی مجلس کی طرف سے یادداشت پیش کی گئی ۷ دسمبر کو اسلام آباد کے تمام علماء کرام کا ایک اہم اجلاس دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد بلایا گیا جس میں تقریباً پچاس خطباء نے شرکت کی مولانا نذیر احمد طوفانی نے تمام علماء کرام کو عنایت حکومت کے خلاف قادیانی سرگرمیوں سے آگاہ کیا مولانا نے تمام حضرات کو قادیانی اخبار روزنامہ الفضل کے پرچے دکھلائے جس پر مسلسل چار سال تک پابندی رہی لیکن نئی حکومت قائم ہونے کے بعد یہ اخبار دوبارہ شائع ہو رہا ہے قادیانیوں کا سالانہ جلسہ جسے سابق حکومت نے بند کر دیا تھا ان کے اشتہار چھپ گئے ہیں مارشل کورٹ سے جن لوگوں کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی اور وہ تختہ دار پر نہیں لٹکے تھے وہ صرف سابق الذکر کیس کے قادیانی ہیں اور سزائے موت کی معافی کے اعلان سے صرف قادیانیوں کو فائدہ پہنچا ہے مولانا نے تقریباً بیس منٹ تک علماء کرام کے اس خصوصی اجلاس سے مختصر خطاب کیا علماء کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے اپنی جان و مال اولاد قربان کرنے کا عہد کیا مولانا نے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا وفد کا دورہ اسلام آباد خوش قسمتی سے خاصا کامیاب رہا قادیانیوں کے سالانہ تبلیغی جلسے پر حکومت کی طرف سے پابندی عائد ہو جانے پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں نے حکومت کے اس اقدام کا شکریہ ادا کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ حکومت قادیانیت سے متعلق دیگر احکامات کو بحال کر کے مسلمانوں میں اپنا وقار برقرار رکھے گی۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ورنہ طلبہ راست اقدام کرینگے

ملتان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد ناظم آباد میں زن کانفرنس ملتان میں نماز جمعہ کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب پاکستان کی سرزمین مرزائیوں کے لئے تنگ ہو چکی ہے اور یہ فتنہ عنقریب اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔ ان کے زوال کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ اور اب دنیا میں صرف ختم نبوت کا ہی چرچا ہو گا مولانا اللہ وسایا نے ملتان میں قادیانیوں کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر سخت احتجاج کیا اور ملتان انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں پائی جانے والی تشویش دور ہو سکے۔ تنظیم تحفظ ختم نبوت طلبہ ملتان کے نائب صدر عثمان شاہد، اظہر لطیف، عابد حسین، عامر خان اور مجید علی

اور مجیب خان نے اپنے ایک احتجاجی بیان میں کہا ہے کہ قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہوں پر ناجائز طور پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ اور یہ کھلے طور پر گل گشت کالونی میں اپنی تبلیغ کرتے ہیں۔ لہٰذا ملتان انتظامیہ اس مسئلے کی طرف فوری توجہ دے اور خلاف ورزی کرنے والے مرزائیوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کرے۔ ورنہ طلبہ راست اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گے جس کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہو گی۔ آخر میں تنظیم کے صدر مظفر نے مولانا اللہ وسایا صاحب کو تنظیم کی کارکردگی سے آگاہ کیا

افعال شیطان

غلام رسول شہید والا۔ کروڑ لعل عیسن

غصہ شیطان کا سفوف ہے اور نیند اس کی سرمہ ہے۔ اس کی بیٹھک بازار ہیں۔ اور رہنے کی جگہ حمام۔ اور کھانا اس کا وہ ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ اور نشہ آور اشیاء اس کا پانی ہے۔ پڑھنا اس کا برے اشعار ہیں شیطان کا لکھنا بدن کو گودنا ہے۔ باتیں اس کی جھوٹ اور شکار اس کی عورتیں ہیں۔

جمعیت اہلسنت والجماعت کی طرف سے جمعیت علمائے اسلام پاکستان کو
زبردست خراج تحسین

درگئی (پ ر) جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے مرکزی راہنماؤں مولانا محمد اسحاق خان المدنی، مولانا محمد فہیم، مولانا خلیل الرحمن، مولانا امیر جان، محمد شعیب، مولانا محمد اسماعیل عارف، حافظ بشیر احمد چیمہ، اور مولانا تاج محمد خان نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کی حالیہ انتخابات میں نمایاں کامیابی کو پاکستان کی تاریخ کا ایک سنہری باب قرار دیتے ہوئے کہا کہ انتخابات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ملک بھر میں جمعیت علماء اسلام ہی وہ واحد قوت ہے جو مذہبی سیاسی میدان میں سب پر فوقیت رکھتی ہے ان مرکزی راہنماؤں نے کہا کہ وسائل کی کمی بلکہ فقدان کے باوجود جمعیت علماء اسلام پاکستان کی کامیابی ایک عظیم کامیابی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر جمعیت داخلی اختلاف کا شکار نہ ہوتی اور متحدہ طور پر انتخابات میں حصہ لیتی تو یقیناً نتائج اس سے کہیں زیادہ بہتر ہوتے۔ جمعیت کے ان راہنماؤں نے جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں، کارکنوں اور ووٹ دہندگان سب کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے آئندہ کے لئے اپنی صفوں میں کامل اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ مذہبی سیاسی میدان میں جو دوسری جماعتیں موجود ہیں ان کے مقابلے میں جمعیت علماء اسلام پاکستان ہی وہ واحد تنظیم ہے جس کو اسلامیان پاکستان کی حقیقی نمائندگی حاصل ہے اور اپنے شاندار ماضی کی طرح اس موقع پر بھی اس جماعت نے ملک کی تاریخ میں ایک شاندار باب کا اضافہ کیا۔ اب دوسری تمام مذہبی جماعتوں کو چاہئے کہ وہ نظام اسلام کے نفاذ اور ملکی سالمیت کے لئے جمعیت علماء اسلام پاکستان کا ساتھ دیں اور اس کی تقویت کا باعث بنیں۔

جائیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے قادیانیوں کی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے جس کی روک تھام کے لئے مؤثر کارروائی کی جانی ضروری ہے۔ انہوں نے نئی حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیت کے خاتمے کے لئے مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ فوج اور سول کے محکموں کی تمام کلیدی اسامیوں سے قادیانی غیر مسلموں کو علیحدہ کیا جائے دوسرے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی طرح قادیانی غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی شکل کو بھی تبدیل کیا جائے۔ اور ان کے گھروں دکانوں سے مسلمانوں کے کلمہ طیبہ اور آیات قرآن کے بورڈ اور الفاظ ختم کرائے جائیں۔ قادیانیوں کو خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرانے کے لئے قانونی کارروائی کی جائے۔ ان کی مردم شماری کرائی جائے اور قانوناً ووٹ بنانے کا پابند کیا جائے۔

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کے سرپرست ممتاز عالم دین بزرگ شخصیت اور جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا عبدالحئی صاحب خطیب جامع مسجد محلہ نازکی کی اہلیہ محترمہ اور مولانا الطاف الرحمن صاحب مولانا قاری حبیب الرحمن صاحب کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نہایت نیک پارسا خاتون اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ عمر رسیدہ تھیں۔ اور کافی عرصے سے بیمار تھیں۔ ان کی نماز جنازہ میں ہزارہ ڈویژن کے علماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ معززین شہر اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نماز جنازہ میں موجود تھے۔

قادیانیوں نے دھڑا دھڑ لٹریچر چھاپنا شروع کر دیا
مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ آئین کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے قانون کے تحت ملازمتوں میں کوٹہ مختص کیا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی کے پیش نظر روزنامہ الفضل ربوہ اس کے ضمیمے ماہنامہ تحریک جدید۔ خالد انصار اور مصباح تشحیذ الاذہان کے ڈیکلریشن بند کئے

صادق آباد کی خبریں
رپورٹ گل محمد ظفر نمائندہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کا آئندہ تین سالہ مدت کے لئے انتخاب عمل میں لایا گیا انتخابات کی نگرانی ضلعی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان حضرت مولانا احمد بخش صاحب نے فرمائی۔ مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مفتی غلام حید صاحب، امیر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالکریم رحمانی۔ نائب امیر اول مولانا مشتاق احمد دوم حافظ عبدالصمد صاحب۔ سوم مولانا ابوبکر ہاشمی چہارم حکیم محمد صدیق ہاشمی۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحئی صاحب۔ ناظم تبلیغ مولانا عبدالرشید رحمانی، ناظم نشر و اشاعت گل محمد ظفر خازن حکیم نادر خان صاحب۔

گذشتہ دنوں شہر کے نواحی قصبہ بستی مولویاں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ انتخابات کی نگرانی

اخبار ختم نبوت

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد حضرت مولانا عبدالکریم رحمانی نے کی۔ نتائج کے مطابق صدر حاجی شاہنواز صاحب، نائب صدر اول قاری امان اللہ صاحب، دوم رئیس امام الدین صاحب، ناظم رئیس شمس الدین صاحب نائب ناظم رئیس غلام نبی صاحب، خزانچی رئیس عزیز اللہ صاحب، ناظم نشر و اشاعت عبدالماجد صاحب، سالار محمد نواز صاحب۔

صادق آباد کی مقامی ٹینٹ ڈیکوریٹرز ایسوسی ایشن نے دینی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ایسوسی ایشن کے صدر لیٹین مرزائی کو صدارت سے ہٹا دیا ہے۔ تفصیل یوں ہے کہ آج سے چند ماہ پیشتر صادق آباد میں ٹینٹ ڈیکوریٹرز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور اس وقت لیٹین مرزائی اپنی قادیانی چالبازیوں سے ایسوسی ایشن کے ممبران کو دھوکہ دے کر ایسوسی ایشن کا صدر بن گیا لیکن جب مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے ایسوسی ایشن کے ممبران کو توجہ دلائی کہ آپ کا صدر مرزائی قادیانی ہے اور گستاخ رسول ہے۔ تو تمام ممبران نے متفقہ طور پر لیٹین قادیانی کو صدارت سے ہٹا دیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے اس غیرت مندانہ اقدام کو شہر بھر میں سراہا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے راہنماؤں مفتی غلام حیدر، مولانا عبدالکریم رحمانی، مولانا مشتاق احمد، مولانا صابر علی اور گل محمد ظفر نے ایسوسی ایشن کے تمام ممبران کو اس غیرت مندانہ اقدام پر مبارکباد پیش کی اور ایسوسی ایشن سے اپیل کی ہے کہ وہ سچے عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے لیٹین مرزائی سے تمام کاروباری لین دین ختم کر دیں۔

ایمان کو تازگی بخشنے والا رسالہ

آصف ثاقب ایبٹ آباد

ختم نبوت کے مطالعے سے روح کو بالیدگی اور دل کو خوشی ملتی ہے۔ رسالے کے سارے مضامین ایمان کو تازگی بخشتے ہیں۔ مرزائی فتنے کے خلاف رسالہ برسر پیکار ہے خدا اسے سرخروئی عطا فرمائے گا۔

آزاد کشمیر میں قادیانی سرگرمیوں پر تشویش

صدر اور وزیر اعظم پانچ قراردادوں پہ عمل کرائیں

میرپور کشمیر (نمائندہ ختم نبوت) بھڑکے میں انجمن فلاح و بہبود نوجوانان اہل سنت الجماعت کا ایک ہنگامی اجلاس گذشتہ ہفتہ صدر انجمن کی زیر صدارت منعقد ہوا اجلاس میں آزاد ریاست جموں و کشمیر میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا گیا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انجمن کے نگران اعلیٰ اور سابق کونسلر دینیدار خاں نے کہا کہ آزاد ریاست جموں و کشمیر میں مرزائی غیر قانونی طور پر اسلامی شعائر اپنا کر مسلمانوں کی دل آزاری کر رہے ہیں۔ حالانکہ مرزائیوں کو آزاد کشمیر اور پاکستان سمیت ۳۷ اسلامی ممالک نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ اور انہیں اسلامی شعائر سے منع کیا گیا لیکن وہ کھلم کھلا ارتداد کی تبلیغ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آزاد ریاست جموں و کشمیر میں بعض جگہ مرزائیوں کے نام ابھی تک مسلمان ووٹروں میں درج ہیں۔ اجلاس میں پانچ قراردادیں منظور کی گئیں۔ وزیر اطلاعات و امور کشمیر جناب محمد حنیف خان، صدر سردار محمد عبدالقیوم خان، وزیر اعظم سردار سکندر حیات خان، اور وزیر قانون مذہبی امور جناب چوہدری عبدالعزیز کو اس جانب متوجہ کیا گیا ہے کہ ان قراردادوں پر فوری طور پر عمل درآمد صادر فرمائیں۔

قراردادیں۔ (۱) آزاد ریاست جموں و کشمیر میں الیکشن رولز ۱۹۷۰ء میں ترمیم کرتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان ووٹروں سے خارج کر کے ان کی ووٹر لسٹیں الگ مرتب و شائع کرتے ہوئے جداگانہ طریقہ انتخاب رائج کیا جائے۔

(۲) مرزائیوں کو پہلے سے جاری شدہ قومی شناختی کارڈ مسلمان کی حیثیت سے جاری ہیں۔ انہیں فوری طور پر ضبط کر کے مخصوص شناختی کارڈ غیر مسلم کی حیثیت سے جاری کئے جائیں۔

(۳) پورے آزاد ریاست جموں و کشمیر کا مکمل سروے کیا جائے اور آبادی کے تناسب سے سرکاری ملازمتوں میں مرزائیوں کا کوٹہ مخصوص کیا جائے

(۴) محکمہ تعلیم میں مرزائیوں کی بھرتی بند کی جائے۔ فوج اور دوسری کلیدی اسامیوں سے ان کو الگ کیا جائے۔

(۵) جن تعلیمی اداروں میں مرزائی اساتذہ ہے انہیں فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔

قادیانیوں کی ایک اور شرانگیزی

واہ کینٹ کے مرزا اڈہ پر دوبارہ کلمہ طیبہ لکھ دیا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ واہ کینٹ کا اجلاس حضرت مولانا انور حسین عبداللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مبلغین ختم نبوت مولانا عبدالرؤف جتوئی (اسلام آباد) اور مولانا احسان احمد (راولپنڈی) بھی تشریف لائے۔ اجلاس کا آغاز قاری عبدالماجد ندیم کی تلاوت سے ہوا۔ اور موصوف نے ہی شاعر اسلام سید امین گیلانی کے کلام سے انتہائی والہانہ انداز سے چند اشعار پیش فرمائے۔

یوں عشق کی تکمیل مسلمان کریں گے
اس جان دو عالم پہ فدا جان کریں گے

اس کے بعد حلقہ واہ کینٹ مجلس کے خادم مولانا عبدالقیوم قریشی نے مجلس کی تفصیلی رپورٹ اور ۱۵ اگست ۸۹ء سے ۲ نومبر ۸۹ء تک کی نئی رکن سازی جن جن مقامات پر کی گئی اس کا جائزہ اجلاس کے سامنے پیش کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا ایک اہم مکتوب گرامی جو خادم مجلس حلقہ واہ کینٹ کے نام تحریر فرمایا گیا تھا اجلاس کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی نے روزنامہ الفضل کی پابندی، قادیانیوں کے صد سالہ جشن اور قادیانی مجرمین کی سزائے موت کی بحالی کے لئے اکابرین عالمی مجلس کی کوششوں کا تفصیلی بیان فرمایا اور انتہائی پر اعتماد انداز میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح آج آپ نے اخبارات میں پڑھ لیا ہے کہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر حکومت پنجاب نے پابندی لگا دی ہے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ مرزائیوں کا صد سالہ جشن بھی نہیں ہوگا۔ اور الفضل پر بھی پابندی عائد ہو کر رہے گی۔ اور قتل کے مجرمین قادیانیوں کو تختہ دار پر لٹکایا جائے گا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر چند قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ واہ کینٹ کا یہ اجلاس حکومت پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہے جس نے قادیانیوں کے جلسہ پر پابندی عائد کر کے امت مسلمہ کا بہت بڑا اعتماد اور تعاون حاصل کیا۔

(۲) یہ اجلاس حکومت اور ضلعی انتظامیہ سے درخواست کرتا ہے کہ واہ کینٹ میں قادیانی عبادت گاہ سے مقامی انتظامیہ نے کلمہ طیبہ محفوظ کیا تھا لیکن قادیانیوں نے نئی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے دوبارہ جلی حروف میں کلمہ طیبہ تحریر کر دیا ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کو ایسی اشتعال انگیزیوں سے روکا جائے اور کلمہ طیبہ کو واہ کینٹ مرزا اڈہ سے محفوظ کیا جائے۔

قطعہ

لگا آنکھوں میں خاک پائے ساقی مدینہ اے ہمدم
نشہ ممکن نہیں ہاتھوں میں خالی جام رکھنے سے
یقیں ختم نبوت کا نہ جب تک دل میں ہو پیدا
کوئی طاہر نہیں ہوتا ہے طاہر نام رکھنے سے

نبوت اب کسی کو تا قیامت مل نہیں سکتی!

عبادت سے، ریاضت سے یہ عظمت مل نہیں سکتی
نبوت اب کسی کو تا قیامت مل نہیں سکتی

رسول آخری کا مل گیا رتبہ محمد کو
کسی انساں کو اس سے بڑھ کے شوکت مل نہیں سکتی

شریعت آخری ٹھہری محمد کی شریعت بھی
یقیناً اب نبی کو کوئی شریعت مل نہیں سکتی۔

محمد کا سراپا کوئی انساں پا نہیں سکتا
کسی کو آپ جیسی شکل و صورت مل نہیں سکتی

غلام! احمد کی خاک پاکی بھی امید مت رکھنا
کسی گندہ دہن کو راہ جنت مل نہیں سکتی

تمنا جس کو دنیا کے کھلونوں سے محبت ہو
رسول پاک کی اس کو محبت مل نہیں سکتی

عبدالحق تمنا

(۳) یہ اجلاس صدر اور وزیر اعظم پاکستان کی خدمت میں التماس کرتا ہے کہ ساہیوال اور سکھر قتل کیس کے ان خونخوار قادیانی ملزمان کو فوراً تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

عجب خان سواتی
آف ٹانڈہ وفات پاگئے

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت)، جناب غلام مصطفےٰ خان ایڈووکیٹ کے والد صاحب جناب عجب خان صاحب گذشتہ دنوں وفات پا گئے۔ مرحوم نیک سیرت، پابند صوم وصلوٰۃ و منکسر مزاج تھے مرحوم عجب خان صاحب کا تعلق ہمیشہ علماء سے رہا وہ سواتی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم کے بیٹے جناب غلام مصطفیٰ خان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا عمر بھر ساتھ دیا ہے۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے جو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا اس آرڈیننس کے تحت پاکستان میں سب سے پہلا مقدمہ یہاں مانسہرہ میں دائر کیا گیا جس کی پیروی عالمی مجلس کی طرف سے غلام مصطفیٰ خان نے کی۔ اس وقت مانسہرہ میں پانچ مقدمات چل رہے ہیں مجلس کی طرف سے تمام مقدمات کی پیروی بلامعاوضہ غلام مصطفےٰ خان صاحب ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔ عجب خان مرحوم کی نماز جنازہ میں مقامی علماء عالمی مجلس کے کارکنوں اور دیگر معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔

جمعیت اہلحدیث کے اجلاس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اظہار تشویش

لاہور (پ ر) جمعیت اہل حدیث پاکستان کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس گذشتہ روز مرکز اہل حدیث لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد پر زور دیا گیا ہے کہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اسے مکمل طور پر مؤثر اور نافذ کرے۔ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں خصوصاً روزنامہ الفضل کی اشاعت اور سالانہ جلسہ۔ مجلس عاملہ کے تمام اراکین نے قادیانیوں کی ان سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کا سختی سے نوٹس لینے اور ان کی حوصلہ شکنی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

بقیہ: کھلا خط

کہ حق اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے کہ آپ اپنی مصلحتیں کھونے کے داؤ پر لگائے ہیں

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

بندہ ناچیز

عتیق الرحمٰن سنبھلی

بقیہ: فضائل علم

بلانے کو تیار تھا۔ طبیعت پریشان ہوئی انہوں نے حسن نامی ایک شخص کو لا کر بیٹھے حجرہ میں رکھ لیا اور دس بارہ سال تک جو خط جو تار جو خبر آئی بغیر پڑھے اسی میں ڈالتے رہے فارغ ہونے کے بعد گٹھڑی کو اٹھا کر پرانے خطوط اور پڑھے ترتیب وار پڑھنا شروع کئے۔ کسی میں بچہ کی بیماری تھی کسی میں بچہ کی یاد کا ذکر تھا کسی میں بیوی کی بیماری کا ذکر تھا۔ کسی میں بیوی کا انتقال، ماں کا انتقال، باپ کا انتقال۔ جب دیکھا کہ سب ہی عزیز و اقارب چل دیئے تو یوں سوچ کر اب جا کر کیا کروں گا وہیں مدرسہ شروع کر دیا۔ فقہی حیثیت سے عمل اور یہ بتائیں گے مگر کام تو اسی طرح ہوتا ہے۔ کام بغیر اس کے نہیں ہوتا۔

(آپ بیتی: ۶/۵۸)

بقیہ: بامراد شخص

(قبر میں جاتے ہی) معلوم ہو جائے گا۔ اگر دنیا کیا تھی اور آخرت کیا ہے؟ پھر تم کو دوسری مرتبہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہرگز یہ چیزیں قابل فخر والتفات نہیں، تم کو بہت جلد (قبروں سے نکلتے ہی یا حشر میں) معلوم ہو جائے گا۔ اور تم کو تیسری دفعہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ ہرگز یہ چیزیں قابل فخر والتفات نہیں اگر تم یقینی طور پر (قرآن وحدیث سے اس بات کو) جان لیتے کہ یہ چیزیں قابل فخر نہیں ہیں جیسا کہ تم کو مرنے کے بعد اس کا یقین ہوا تو کبھی بھی ان میں مشغول نہ ہوتے (واللہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (وہ کوئی خفی چیز نہیں ہے دوبارہ تاکید سے پھر کہا جاتا ہے کہ) واللہ تم اس کو ایسا دیکھو گے جو عین الیقین ہے) یعنی اس کا دیکھنا بالکل یقینی اور قطعی ہے، پھر اس دن تم سے ساری نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔ (کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟)

بقیہ: اداریہ

تک پہنچا سکیں اور اپنے نام نہاد خلیفہ مرزا محمود کی پیش گوئی پوری کر سکیں۔ سقوط مشرقی پاکستان کے واقعے سے قادیانیوں نے ہمیشہ لاتعلقی کا اعلان کیا لیکن وہاں کے سیاسی راہنماؤں کے بیانات نے ثابت کر دیا کہ سقوط مشرقی پاکستان ایم ایم احمد اور جنرل یحییٰ خان کی سازش کے تحت عمل میں آیا۔ بلوچستان کے گورنر جنرل موسیٰ بھی اسی قبیل سے تعلق رکھتے ہیں جس سے یحییٰ خان تعلق رکھتے تھے۔ جبکہ ایم ایم احمد پکا قادیانی تھا اور میر ظفر اللہ جمالی کے سیاسی روابط قادیانیوں سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ سقوط اسمبلی سقوط بلوچستان کے لئے ابتدائی کوشش ہے اور اس میں بالواسطہ طور پر قادیانی ملوث ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کو دوبارہ الیکشن کی بھٹی میں نہ جھونکا جائے اور اسمبلی کو فوراً بحال کیا جائے۔ ورنہ اگر بلوچستان میں اسی طرح توڑ پھوڑ کا عمل جاری رہا تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک نکل سکتے ہیں۔

اندرون ملک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم دفاتر

نمبر	پتہ		شہر	فون نمبر	کوڈ نمبر
۱	مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان			۲۰۹۷۸/۴۳۳۳۸	۹۳/۰۶۱
۲	خانقاہ سراجیہ		کندیاں شریف، میانوالی	۲۸۲۲	۰۴۵۹
۳	ریلوے مسجد		فیصل آباد	۲۴۷۰۰/۳۳۵۲۲	۹۴/۰۴۱۱
۴	مسلم کالونی محمدیہ مسجد ریلوے اسٹیشن	(ربوہ)	جھنگ	۴۶۶	
۵	مسجد سلطان والی		"	۳۶۰۶	۰۴۷
۶	لکڑ منڈی		سرگودھا	۶۰۴۷۴	۰۴۵۱
۷	بیرون دہلی دروازہ	بالمقابل شاہ محمد غوث	لاہور	۵۳۴۳۳	۹۹/۰۴۲
۸	اندرون سیالکوٹی دروازہ		گوجرانوالہ	۷۵۶۵۶	۰۴۳۱
۹	نیم منزل ریلوے روڈ	ننکانہ	شیخوپورہ	۲۹	
۱۰	ڈار پلازہ		سیالکوٹ	۸۲۲۶۳	۰۴۳۲
۱۱	بنی چوک	۵۶ سرکلر روڈ	راولپنڈی	۵۵۱۶۷۵	۹۶
۱۲	G ۶/۱/۳ / 1159 B		اسلام آباد	۸۶۹۱۸۶	۰۵۱
۱۳	کالج روڈ		ڈیرہ غازی خان	۲۳۹ پی پی	۰۶۴
۱۴	۳۹-بی غلہ منڈی		بہاولپور	۲۲۶۵/۲۷۹۵ پی پی	۰۶۲۱
۱۵	نادر شاہ بازار		بہاول نگر	۵۵۳ پی پی	۰۶۳۱
۱۶	وائرلیس کالونی	سرکلر روڈ	رحیم یار خان	۴۰۱۸	۰۷۳۱
۱۷	پیپل منڈی		پشاور	۶۲۸۳۹	۹۷/۰۵۲۱
۱۸	مال منڈی		بنوں		۰۵۲۱۹
۱۹			ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۶۱۱	۰۵۲۹
۲۰	شارع لیاقت		کوئٹہ	۷۳۶۷۵/۷۱۱۶۴	۹۸/۰۸۱
۲۱	معصوم شاہ مینارہ		سکھر	۸۵۹۱۳	۰۷۱
۲۲	بخاری مسجد		کنری		
۲۳	جامع مسجد ختم نبوت		ٹنڈو آدم	۵۱۳	
۲۴	آغا جان روڈ	لطیف آباد نمبر ۲	حیدرآباد	۸۴۳۸۴	۰۲۲۱
۲۵	مدینہ مسجد		میرپور خاص		
۲۶			نواب شاہ	۴۴۷۸	۹۲۳

۲۷ **دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** فون ۷۱۱۶۷۱ کوڈ نمبر ۹۰/۰۲۱

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳

بانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

قمر حجازی اوکاڑہ

رشد کا عنوان تھے سید عطاء اللہ شاہ
صاحب عرفان تھے سید عطاء اللہ شاہ
شاعری میں خوب تر تھے اور تخلص تھا ندیم
صاحب دیوان تھے سید عطاء اللہ شاہ
غیر مسلم آ کے سنتے تھے تلاوت آپ کی:
ایسے خوش الحان تھے سید عطاء اللہ شاہ
آپ سے لرزاں تھے انگریزی نبوت کے غلام
دین کے دربان تھے سید عطاء اللہ شاہ
آپ کے دم سے تھی رونق مجلس احرار کی
محفلوں کی جان تھے سید عطاء اللہ شاہ
کانپتا تھا قادیاں کبھی آپ کی تقریر سے
ایسا اک پیکان تھے سید عطاء اللہ شاہ
آپ تھے ختم نبوت کے سپاہی بے مثال
دین پر قربان تھے سید عطاء اللہ شاہ
پیش کرتا ہے قمر ان کو عقیدت کا خراج
اک عظیم انسان تھے سید عطاء اللہ شاہ

اچھی باتیں

مریم ارم .... سرگودھا

- جوانی میں عبادت ضرور کر
- ماں باپ کی خدمت ضرور کر
- دستر خوان کو وسیع ضرور کر
- صدقہ اور خیرات ضرور کر

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

پاکستان کی سلامتی کا تقاضا

مرزائیوں کی سازشوں کا فوری نوٹس لیا جائے

- وطن عزیز پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا • اس کی سلامتی کو تخریب کاری، لسانی، گروہی فسادات کے ذریعے نقصان پہنچانے والے نہ صرف اس کے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔
- سانحۂ بہاولپور کی تحقیقاتی رپورٹ کے منظرِ عام پر آنے کے بعد یہ بات ایک حقیقت اختیار کر گئی کہ یہ سانحہ جہاز کے اندر تخریب کاری سے وقوع پذیر ہوا۔
- اس جہاز میں ایک بریگیڈیئر لطیف مرزائی تھا۔ جو اس میں ہلاک ہوا۔ اور آج لاہور میں مرزائیوں کے مرگھٹ میں دفن ہے • مرزا طاہر نے پہلے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ پھر جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت کو اپنے مباہلہ کا نشان قرار دیا (اس تقریر کے کیسٹ ہمارے پاس موجود ہیں) مرزائیوں نے اُن کی وفات پر مٹھائیاں تقسیم کیں بھنگڑا ڈالا اور خوشی و فتح کا اظہار کر کے اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کیا۔
- یہ وہ حقائق ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سانحہ کے پیچھے مرزائی سازش بھی کارفرما ہے۔

اس لیے | حکومت کا فرض ہے | کہ

منکرین جہاد ۳۲۸ قادیانی افسروں کو پاک فوج سے فوراً نکالے، قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دے کر ان کی تمام جائیداد ضبط کر لے

اور | عوام کا فرض ہے | کہ

اتحادِ اُمت کا علم لے کر میدان میں نکلیں اور فتنۂ قادیانیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں

فون ۔ ۴۰۹،۸۰

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت ملتان پاکستان